عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۵ | ۲ تا ۸ شعبان ۱۴۱۷ھ بمطابق ۱۳ تا ۱۹ دسمبر ۱۹۹۶ء | شمارہ نمبر ۲۹

رائیونڈ میں سالانہ اجتماع

رتھ سی رشید

کیتھولک خاندان کی نو مسلم خاتون

قبر کی تاریکی اور روشنی

احمدیت یا مرزائیت

مرزا نے قرآن مجید میں تحریف کی

امیرِ شریعت رحمۃ اللہ علیہ کی ایک یادگار تقریر

قیمت : ۵ روپیہ

ایک ضروری اعلان و خوشخبری

ماہنامہ "لولاک" کا مرکزی دفتر ملتان سے اجراء

○ ----- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی راہنما حضرت مولانا تاج محمود صاحب مرحوم نے آج سے پینتیس سال قبل ہفتہ وار لولاک کا فیصل آباد سے اجراء فرمایا تھا اور عرصہ بیس، پچیس سال خون دل سے اس کی آبیاری فرماتے رہے۔ ایک زمانہ میں رد قادیانیت کے ضمن میں ہفتہ وار لولاک کو ایک تاریخی مقام حاصل تھا۔ آپ نے لولاک کو عالمی مجلس کا ترجمان بنادیا تھا۔ اس زمانہ میں قادیانیت کے خلاف کام کرنا جان جوکھوں میں ڈالنے کے مترادف تھا۔

○ ----- آپ کی خدمات کے بعد آپ کے صاحبزادے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما حضرت صاحبزادہ طارق محمود صاحب مدظلہ نے اپنے گرامی قدر والد مرحوم کی روایات کو زندہ رکھا اور ہفتہ وار لولاک مثالی خدمات انجام دیتا رہا۔

○ ---- گزشتہ کچھ عرصہ سے لولاک کی اشاعت میں تعطل پیدا ہوگیا تھا، جس کا ملکی و جماعتی حلقہ میں بہت اثر لیا گیا۔ جبکہ عرصہ سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان سے ایک ترجمان شائع کیا جائے۔ ہفتہ وار لولاک فیصل آباد، ہفتہ وار ختم نبوت کراچی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دونوں ترجمانوں نے جو مثالی و سنہری خدمات سرانجام دی ہیں وہ تاریخ کا ایک حصہ ہے۔

○ ----- محرم ۱۴۱۷ھ میں عالمی مجلس کی مرکزی شوریٰ کے اجلاس منعقدہ ملتان میں متفقہ طور پر طے ہوا کہ ہفتہ وار لولاک فیصل آباد کو بجائے ہفتہ وار کے ماہنامہ کردیا جائے اور بجائے فیصل آباد کے مرکزی دفتر ملتان سے شائع کیا جائے۔

○ ---- حسب سابق اس کے مدیر حضرت صاحبزادہ طارق محمود صاحب ہوں گے۔ اور اس کے جملہ انتظامات، آمد و صرف کی ذمہ داری دفتر مرکزیہ کی ہوگی۔

○ ----- عالمی مجلس کے اس فیصلہ کا مبلغین حضرات و جماعتی رفقاء نے بھرپور خیر مقدم کیا ہے اور ہر ایک نے بڑھ چڑھ کر اسے کامیاب بنانے کے لئے اپنی خدمات پیش کرنے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔

○ ---- فیصل آباد سے ملتان لانے کے لئے چند قانونی دشواریاں ہیں۔ جونہی وہ دور ہوئیں ان شاء اللہ العزیز اسے دفتر مرکزیہ سے شائع کرنے کا اہتمام کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ العزیز۔

○ ----- تمام دینی حلقہ اور ختم نبوت کے مشن سے وابستہ حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس امر خیر دعاء فرمائیں۔ اللہ رب العزت محض اپنے فضل و احسان سے اسے شروع کرنے کی توفیق ارزاں فرمائیں۔ پرچہ کن خصوصیات کا حامل ہوگا۔ زرمبادلہ، ضخامت، مضامین کی ترتیب و پالیسی اور دیگر امور کی تفصیلات طے کی جارہی ہیں۔ جنہیں عنقریب آپ کے سامنے پیش کردیا جائے گا۔

وماتوفیقی الا باللہ، علیہ توکلت والیہ انیب

رابطے کا پتہ

(حضرت مولانا) عزیز الرحمان جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ۔ ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

جلد ۱۵ شمارہ ۲۹

۲ تا ۸ شعبان ۱۴۱۷ھ
بمطابق ۱۳ تا ۱۹ دسمبر ۱۹۹۶ء

قیمت ۵ روپے

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول: عبدالرحمن باوا

اس شمارے میں

- قادیانی وزیر کا تقرر ۴
- رحمۃ للعالمین ۶
- امیر شریعت کی ایک یادگار تقریر ۸
- رائیونڈ میں سالانہ اجتماع ۱۰
- احمدیت یا مرزائیت ۱۲
- آگہی کی راتیں ۱۵
- قبر کی تاریکی اور روشنی ۱۹
- مرزا نے قرآن مجید میں تحریف کی ۲۰
- اخبار ختم نبوت ۲۳
- شمع تک تو ہم نے دیکھا پروانہ گیا ۲۴

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 0171-737-8199

مجلس ادارت

- مولانا عزیز الرحمن جالندھری
- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر — مولانا نذیر احمد تونسوی
- مولانا منظور احمد حسینی — مولانا محمد جمیل خان
- مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرکولیشن منیجر: محمد انور

قانونی مشیر: حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین: ارشد دوست محمد، محمد فیصل عرفان

زر تعاون

سالانہ ۲۵۰ روپے — ششماہی ۱۲۵ روپے — سہ ماہی ۷۵ روپے

بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۱۰۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی
اور ایشیائی ممالک ۴۰ امریکی ڈالر

چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش نمبر ۹-۷۸۷ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ، ملتان فون 583486-514122، فیکس 542277

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانی وزیر کا تقرر...... حالات کی ذمہ داری نگران حکومت پر ہوگی

کنور ادریس کی سندھ نگران کابینہ سے برطرفی کے لئے احتجاجی مہم کو چلتے ہوئے آج بروز بدھ ۴ دسمبر کو تقریباً ایک ماہ ہونے کو ہے لیکن تاحال کنور ادریس کو برطرف نہیں کیا جارہا ہے۔ مرشد العلماء حضرت اقدس محمد یوسف لدھیانوی نے دردمندانہ خط سے اس تحریک کا آغاز کیا تھا وہ چلتے چلتے اس مرحلے پر پہنچی کہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت صوبہ سندھ کا احیاء کرنا پڑا۔ تمام جماعتوں نے متفقہ طور پر بروز پیر ۲ دسمبر کو ریگل چوک پر عظیم الشان احتجاجی مظاہرہ کا اعلان کیا اس دوران جماعت اہلسنت نے بھی ہڑتال کا اعلان کیا۔ ہڑتال کی اپیل احتجاجی مظاہرے سے وزیر اعلیٰ کے کان پر تو جوں نہیں رینگی البتہ کراچی کی انتظامیہ کو ضرور پریشانی لاحق ہوئی کہ اب کراچی کے حالات خراب ہوں گے۔ کمشنر کراچی جناب حفیظ الرحمان جو کراچی میں امن کے حوالے سے خوفزدہ تھے انہوں نے علماء کرام کو مدعو کیا کہ اس سلسلے میں بات چیت کا آغاز کیا جائے اور ایک دوسرے کے موقف سن کر کسی حتمی فیصلے تک پہنچیں۔ کمشنر سے گفتگو مولانا محمد اسفندیار خان' مولانا شاہ تراب الحق' مولانا رضاء المصطفیٰ' پروفیسر غیب الرحمان' مولانا عبدالحلیم ہزاروی' مولانا فداء الرحمان درخواستی' مولانا ابرار الحق رحمانی' حاجی محمد حنیف بلو' مفتی محمد جمیل خان' مولانا نذیر احمد تونسوی اور مولانا غلام دستگیر افغانی نے کی اور کنور ادریس کی تقرری کے خلاف مسلمانوں کے جذبات سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ مسئلہ اقلیت کے وزیر بنانے کا نہیں اگر ایسا ہوتا تو ہندو' عیسائی اور پارسی وغیرہ وزیر بنتے ہیں کبھی اعتراض نہیں کیا۔ قادیانی اسلام' پاکستان' حضور صلی اللہ علیہ وسلم' آئین پاکستان کے باغی ہیں اور انہوں نے اب تک آئین کے اس حصے کو تسلیم نہیں کیا جس میں ان کو اقلیت قرار دیا گیا۔ وہ اور ان کا خلیفہ پاکستان کی تباہی کی پیش گوئی کرتے رہتے ہیں۔ وہ منصب سے زیادہ اپنے خلیفہ کے وفادار ہیں۔ وہ ہائی کورٹ' سپریم کورٹ کے فیصلوں کو تسلیم نہیں کرتے۔ پروفیسر عبدالسلام کو ذوالفقار علی بھٹو کے دور حکومت میں بلایا گیا کہ وہ پاکستان آکر ملک کی خدمت کریں تو انہوں نے کہا کہ میں پاکستان جیسے لعنتی ملک میں اس وقت تک قدم نہیں رکھ سکتا جب تک آئین میں وہ ترمیم موجود ہے (افسوس کہ آج اسی ملک میں اس قادیانی لعین پروفیسر عبدالسلام کو جس نے نوبل انعام لے کر پاکستان میں رہنا گوارا نہیں کیا' پاکستان میں سائنس کی کوئی خدمت نہیں کی' نوبل انعام کی رقم قادیانیت کے فروغ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کو ختم کرنے کے لئے وقف کردی جو گزشتہ دو سال سے اسی عذاب کی پاداش میں عقل و خرد سے بیگانہ پڑا ہوا تھا ایسے ملت اور وطن دشمن شخص کو ربوہ میں دفن کرنے کی اجازت دی گئی۔) اس فرقے کے سربراہ نے اپنے تمام پیروکاروں کو حکم دیا کہ وہ آئینی ترمیم کو تسلیم کرنے کے بجائے کھلی مخالفت کریں۔ اپنے اپنے گھروں پر کلمہ طیبہ آویزاں کرکے واضح کریں کہ اس کلمہ سے مقصود (مرزا غلام احمد قادیانی) ہے۔ مساجد کی شکلوں میں عبادت گاہ بنا کر مسلمانوں کو دھوکہ دیں تاکہ ان کو گمراہ کرنا آسان ہو ایسے شخص کو وزیر بنادیا گیا جس کا وزارت کے حصول کا مقصد اپنے مذہب کی تبلیغ ہے۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وفادار نہیں وہ کیسے ملک اور آئین کا وفادار ہوسکتا ہے' وہ کیسے امانت دار ہوسکتا ہے؟ کفر اور دیانت' کفر اور مسلمان ملک کی وفاداری ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتیں۔ پھر کنور ادریس کی تقرری کے بعد قادیانیوں کی ہمتیں اتنی بلند ہوگئیں کہ وہ اب برسرعام صدر اور طارق روڈ (کراچی) میں اپنا لٹریچر تقسیم کرنے لگے۔ کنور ادریس قادیانیوں کے علاقے میں جاکر پروگرام کرتے ہیں اور غریب مسلمانوں کو بلا کر کہتے ہیں کہ فارم بھردو تو ان کا کام کرایا جائے کمشنر نے وفد کو یقین دلایا کہ میں اعلیٰ حکام سے آپ کے مذاکرات کا اہتمام کرتا ہوں آپ فی الحال اپنے احتجاج کو پرامن تحریک تک رکھیں ہفتہ کو کمشنر نے وعدے کے مطابق گورنر سے مذاکرات کا اہتمام کیا۔ اس میں بھی مندرجہ بالا علماء کرام اور گورنر کے درمیان ایک گھنٹہ مذاکرات ہوئے۔ گورنر نے واضح طور پر کہا کہ دراصل ہم سے یہ غلطی ہوگئی ہے۔ جس کا ہمیں احساس نہیں تھا کہ مسلمان اس سلسلے میں اتنے زیادہ حساس ہیں اور ان کا اتنا شدید ردعمل ظاہر ہوگا بہرحال میں صدر پاکستان' وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ سے بات کرکے اور اپنے آئینی ماہرین سے مشورے کے بعد کوئی حتمی فیصلہ کرنے کی پوزیشن میں ہوں گا۔ آپ مجھے چار دن کی مہلت دے دیں اور اس وقت تک اپنا احتجاج ملتوی کردیں۔ بہرحال مشورے کے بعد حکومت کو ایک موقع دینے کے پیش نظر علماء

کرام نے اس یقین دہانی پر کہ گورنر صاحب فیصلہ حتمی کریں گے اپنا مظاہرہ ملتوی کر دیا۔ البتہ احتجاجی بیانات کا سلسلہ جاری رکھا۔ بدھ کو مذاکرات ہونے تھے۔ منگل کو کمشنر صاحب کی طرف سے فون آیا کہ چونکہ گورنر صاحب کی وزیر اعلیٰ سے ملاقات نہ ہو سکی وہ سندھ کے دورے پر ہیں آپ تین دن کا مزید وقت دے دیں۔ ان کو مجلس عمل کی طرف سے جواب دیا گیا کہ اس کا فیصلہ تو مجلس عمل کا اجلاس کرے گا۔ بدھ کو ڈھائی بجے مجلس عمل کا اجلاس ہوا' جس میں مجلس عمل کے سیکریٹری جنرل مفتی محمد جمیل خان نے گذشتہ اجلاس کے بعد سے ہونے والی کارروائی کے بارے میں اجلاس کو آگاہ کیا اور گورنر کی طرف سے بواسطہ کمشنر اجلاس کے التوا کی وجوہات بتائیں اور یہ بھی واضح کیا کہ گورنر کی طرف سے جاری کردہ پریس نوٹ حقائق کے خلاف ہے اور اس میں یہ تاثر دیا گیا کہ عدالتی فیصلے کی وجہ سے مذاکرات ملتوی کرائے گئے۔ عوام عدالتی فیصلے کا انتظار کریں جبکہ حقیقت کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ عدالت میں اقبال حیدر نامی ایک شخص رٹ داخل کی۔ پیر کے دن اس کی سماعت کے دوران عدالت نے وکیل سے کہا کہ وہ مواد اور پیش کرے تو وقت دینے کے لئے تیار ہیں۔ وکیل نے کہا کہ اپیل خارج کر دیں میں سپریم کورٹ سے رجوع کروں گا جس پر عدالت نے رٹ خارج کر دی۔ رٹ داخل کرنا بھی مذاق تھا اور خارج کرنا بھی مذاق سنجیدگی کا قریب سے بھی کوئی تعلق نہیں تھا۔ اور گورنر صاحب نے رٹ داخل ہونے کا تو پتہ کر لیا اور اس کو بنیاد بنا کر مذاکرات سے راہ فرار اختیار کرنے کا بھونڈا راستہ اختیار کرنا چاہا جبکہ یہ بات ان کے علم میں نہیں آسکی کہ رٹ خارج ہو گئی۔ اب یہ مسئلہ عدالت میں زیر غور نہیں اب اس صورت حال کے پیش نظر مجلس عمل لائحہ عمل طے کرے۔ تمام علماء کرام نے مشترکہ طور پر حکومت کی طرف سے یکطرفہ اقدام اور مذاکرات کے التوا کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ گورنر صاحب کے پاس کچھ اختیارات نہیں ہیں اس سے کیا بے بسی ہوگی کہ گورنر صاحب کوشش کے باوجود چار دن میں وزیر اعلیٰ سے رابطہ قائم نہیں کر سکے۔ ان کی حکومت کے حال کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ان کو یہ تک نہیں بتایا جاتا کہ یہ معاملہ عدالت میں نہیں۔ اس لئے مجلس عمل گورنر کے اس طرز عمل کی مذمت کرتی ہے اور فیصلہ کرتی ہے کہ مجلس عمل اب اگلے مذاکرات میں شرکت نہیں کرے گی۔ گورنر صاحب کو پوری صورت حال واضح کر دی گئی ہے۔ صدر پاکستان کو مولانا فضل الرحمان' مولانا شاہ احمد نورانی' کے ذریعے مسلمانوں کے جذبات پہنچا دیے گئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ کو جمعیت علمائے اسلام کے وفد قاری شیر افضل خان' مولانا عبدالکریم عابد کے ذریعے مسلمانوں کے جذبات سے آگاہ کر دیا گیا ہے وزیر اعلیٰ کے نامناسب بیان کا مجلس عمل کی طرف سے سنجیدہ جوابات دے دیئے گئے ہیں۔ سنی مجلس عمل کے مفتی محمد نعیم اور مولانا عبدالسمیع' طارق مدنی پر مشتمل وفد نے وزیر اعلیٰ کے سامنے تمام صورت حال کا رکھ دی ہے اس کے بعد اب مسئلہ کی وضاحت کے سلسلے میں ملاقات کی نہ ضرورت ہے اور نہ ہی سودمند ہے اس لئے اگر حکومت کو فیصلہ کرنا ہے تو وہ فیصلہ کر کے مسلمانوں کو مطلع کر دے۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے پرامن احتجاج کا سلسلہ شروع کر دیا ہے اور وہ اب بغیر کسی التوا کے جاری رہے گا۔ پہلے مرحلے میں ریگل چوک پر پیر ۹ دسمبر کو ۲ بجے دن عظیم الشان مظاہرہ کیا جائے

باقی ص ۲۶ پر

حکیم العصر حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی زید مجدہم کے لئے دعا صحت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حضرت اقدس مرشد العلماء حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم عالیہ پر بروز اتوار عشاء کے دوران بلڈ پریشر کا شدید حملہ ہوا جس کی وجہ سے جسم کے کچھ حصہ پر فالج کا اثر ہوا الحمدللہ رب کائنات کا عظیم احسان اور فضل ہے آج بروز جمعرات حضرت اقدس کی صحت میں بہت زیادہ افاقہ ہوا ہے اور آپ سہارے سے چلنے اور بیٹھ کر نماز ادا فرما رہے ہیں' بات چیت کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی سے امید ہے کہ چند دن معمولات شروع فرمادیں گے تمام احباب اور متعلقین سے درخواست ہے کہ وہ حضرت اقدس کی صحت کاملہ کے لئے خصوصی دعا فرمائیں کراچی سے باہر رہنے والوں سے خصوصی درخواست ہے کہ عیادت کے لئے سفر کی زحمت نہ فرمائیں حرمین شریفین میں رہنے والوں سے درخواست ہے کہ حرم بیت اللہ اور روضہ اقدس ﷺ اور مواجہ شریف میں خصوصی دعاؤں کا اہتمام فرمائیں۔

(مولانا عزیز الرحمان جالندھری)

رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رحمت کا معاملہ انسانوں کے ساتھ

○ "حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام سلیم میرا ہاتھ پکڑ کر حضور علیہ السلام کے پاس لائی ہیں میں نو سال تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کسی کام کے بارے میں مجھے یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام تم نے اچھا نہیں کیا یا برا کیا"۔ (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ ج ۱ ص ۱۲۸)

○ "ابن اسحاق لکھتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب فوت ہو گئے تو مشرکین نے آپ کو ایسی تکلیفیں دیں جو ان کی زندگی میں نہیں دے سکتے تھے۔ تو ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم طائف کی طرف نکل گئے آپ قبیلہ بنو ثقیف سے اپنی تائید اور اللہ کے دین کی نصرت چاہتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم طائف میں ثقیف کے تین سردار عبدیالیل، مسعود اور حبیب کے پاس تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس بیٹھ گئے ان کو اسلام کی دعوت دی اور اپنی تائید میں ان کو کھڑے ہونے کی دعوت دی۔ ان میں سے ایک نے کہا او ہو آپ ہی کو اللہ نے نبی بنا کر بھیجا۔ دوسرے نے کہا کہ اللہ کو تیرے علاوہ کوئی ملا ہی نہیں جس کو نبی بنا کر بھیجتا۔ تیسرا بولا کہ اگر تو سچا ہے تو تیری بات کا انکار معصیت سے خالی نہیں اور اگر تیرا دعوی جھوٹا ہے تو میں ایسے شخص سے بات کرنا نہیں چاہتا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فوراً" اپنے شہر سے نکلنے کو کہا اور شہر کے اوباش پیچھے لگا دیئے انہوں نے پتھر مار کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کو لہولہان کر دیا۔ ایک باغ میں آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ستانے کے لئے تشریف فرما ہوئے باغ کے مالکوں نے آپ کے لئے کچھ انگور بھجوائے' صحیحین کی روایت میں ہے کہ جب میں قرن الثعالب پہنچا تو میں نے اپنے اوپر بدلی کی ایک ٹکڑی محسوس کی میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو جبرائیل علیہ السلام تھے انہوں نے مجھے کہا کہ اللہ نے آپ کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم کی گفتگو سن لی ہے اللہ کریم نے تمہارے پاس

مولانا محمد شریف ہزاروی' اسلام آباد

پہاڑوں پر ڈیوٹی والے فرشتے کو بھیجا ہے ان لوگوں کے بارے میں آپ جو چاہتے ہیں اس فرشتہ کو حکم دیجئے یہ آپ کے حکم کی تعمیل کرے گا۔ فرمایا کہ پھر مجھے پہاڑوں پر مامور فرشتے نے آواز دی اور مجھے سلام کیا اور عرض کی کہ اللہ نے آپ کی قوم کے ساتھ آپ کی گفتگو سن لی اور مجھے آپ کے حکم کی تعمیل کے لئے بھیجا ہے اگر آپ چاہیں تو میں ان پر دونوں پہاڑوں کو ملا دوں تاکہ یہ درمیان میں کچلے جائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ اللہ کریم ان کی نسل سے ایسے لوگ پیدا فرمائیں گے جو اللہ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے"۔ (البدایہ والنہایہ ج ۳ ص ۱۳۶)

○ "ابن اسحاق زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب جنگ احد میں کفار کو شکست ہوئی تو کفار کی عورتیں پنڈلیوں سے کپڑا اٹھا کر بھاگ رہی تھیں ان کو پکڑنا مشکل نہ تھا لیکن تیر انداز درہ چھوڑ کر میدان میں آ گئے انہوں نے ہماری پیٹھ شاہسواروں کے لئے خالی کر دی اس کے فوراً" بعد ہم پر حملہ ہو گیا اور ہماری فتح شکست میں تبدیل ہو گئی ادھر کسی نے چلا کر کہا خوش ہو جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قتل ہو گئے حالانکہ اس سے پہلے ہم کفار کے کئی جھنڈا بردار قتل کر چکے تھے۔ کفار کے دوبارہ حملہ سے مسلمانوں کی فتح شکست میں تبدیل ہو گئی اور دشمن کو ان کو قتل کرنے کا موقعہ مل گیا۔ یہ دن مسلمانوں کے لئے بڑی مصیبت کا دن تھا۔ بہت سے مسلمان جام شہادت نوش کر گئے اور دشمن رسول صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ عتبہ بن ابی وقاص نے آپ پر بھاری پتھر پھینکا جس کے صدمہ سے آپ گر پڑے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے چار دانت مبارک ٹوٹ گئے چہرہ زخمی ہو گیا اور نچلے ہونٹ سے خون بہنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گڑھے میں گرے تھے جو ابو عامر فاسق نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے میدان جنگ میں کھودا تھا۔ عبداللہ بن قمیہ نے آپ کو بڑی اذیت پہنچائی اور آپ کا چہرہ زخمی کیا۔ طبرانی کی روایت میں ہے کہ چار دانت بھی توڑے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جب آپ کو دیکھا تو آپ کا چہرہ اور پیشانی زخمی ہو چکے تھے اور لوہے کے خود کی دو کڑیاں

آپ ﷺ کی پیشانی میں پیوست ہیں جن کو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے نکالا جس سے ان کے دو دانت ٹوٹ گئے۔ آپ ﷺ اپنے چہرے سے خون صاف کرتے رہے اور فرماتے تھے کہ اگر ایک قطرہ بھی زمین پر گر گیا تو ان پر آسمان سے عذاب نازل ہو جائے گا۔ پھر فرمایا اے اللہ میری قوم کو بخش دے ان کو علم نہیں ہے"۔ (مختصر سیرۃ الرسول ص ۲۰۱)

○ "شعب الایمان میں عبداللہ بن عبید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب آپ ﷺ کے دانت توڑ دیئے گئے اور آپ کی پیشانی پر زخم آئے اور خون آپ کے چہرے پر بہہ رہا تھا تو آپ ﷺ سے درخواست کی گئی کہ آپ ﷺ ان کے لئے بددعا کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ نے مجھے لعن طعن کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا بلکہ مجھے داعی اور رحمت بنا کر بھیجا ہے اور فرمایا اے اللہ میری قوم کی مغفرت فرما یہ نہیں جانتے"۔ (شعب الایمان بیہقی ج ۲ حدیث نمبر ۱۴۴۷)

○ "قبیلہ دوس کے طفیل بن عمرو مکہ مکرمہ آئے اہل مکہ کے ساتھ ان کے حلیفانہ تعلقات تھے خود بھی زیرک و فہیم تھے شریف النسب شاعر مہمان نواز تھے۔ اہل مکہ نے حضور ﷺ کے بارے میں آپ کو بتایا کہ سحر و جادو کے ذریعہ سے قوم میں تفریق پیدا کی ہے کہیں تمہارے کان میں اس کی آواز نہ پڑ جائے اس لئے کہ تم متاثر ہو جاؤ گے اس لئے انہوں نے کانوں میں کپڑا ٹھونسا۔ ایک دن بیت اللہ چلے گئے۔ آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے آپ کا کلام سنا بہت اچھا معلوم ہوا دل میں سوچا کہ ان کا کلام سن لیتا ہوں اگر صحیح ہوا تو قبول کر لوں گا ورنہ چھوڑ دوں گا آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے بات سنی مسلمان ہو گئے واپس اپنی قوم میں گئے اللہ نے بطور کرامت پہلے آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک روشنی پیدا فرمائی آپ رضی اللہ عنہ نے دعاء کی کہ قوم کے لوگ کہیں گے آباؤ اجداد کے مذہب کو چھوڑنے کی وجہ سے اس کی شکل بدل گئی اللہ نے وہ نور آپ کی لاٹھی میں پیدا کر دیا قوم کو تبلیغ کی انہوں نے کچھ سست روی کا مظاہرہ کیا۔ آپ پھر مکہ آئے اور نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ قبیلہ دوس کو ہدایت دے اور ان کو مسلمان بنا کر یہاں بھیج۔ آپ ﷺ کی دعا کا نتیجہ ہوا کہ جب حضرت طفیل رضی اللہ عنہ واپس گئے تو آدھ قبیلہ مسلمان ہو گیا ایک موقعہ پر آپ نے آنحضرت محمد ﷺ سے ذوا لکفین بت کو جلانے کی اجازت چاہی آپ ﷺ نے اجازت دے دی بت کو جلانے کے بعد باقی آدھ قبیلہ بھی مسلمان ہو گیا سن ۷ھ تک ستر اسی گھرانے حلقہ بگوش اسلام ہوئے اور حضرت طفیل رضی اللہ عنہ ان کو لے کر مدینہ حاضر ہوئے"۔ (ملخصاً از سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۲۱۹)

○ دنیا میں ظلم و ستم کی جو بھی آخری حد ہو سکتی ہے مشرکین مکہ نے آپ ﷺ اور "آپ کے اصحاب" کے خلاف وہ تمام حربے آزمائے اور ظلم کی آخری حد تک گئے ۸ھ میں فتح مکہ ہوا۔ آپ ﷺ نے عجز و انکساری کے مجسم پیکر بن کر خطبہ ارشاد فرمایا' علامہ شبلیؒ لکھتے ہیں "خطبہ کے بعد آپ ﷺ نے مجمع کی طرف دیکھا تو جباران قریش سامنے تھے۔ ان میں وہ حوصلہ مند بھی تھے جو اسلام کے مٹانے میں سب سے پیش رو تھے وہ بھی تھے جن کی زبانیں رسول اللہ ﷺ پر گالیوں کے بادل برسایا کرتی تھیں وہ بھی تھے جن کی تیغ و سنان پیکر قدسی ﷺ کے ساتھ گستاخیاں کی تھیں وہ بھی تھے جنہوں نے آنحضرت ﷺ کے راستے میں کانٹے بچھائے تھے وہ بھی تھے جو وعظ کے وقت آنحضرت ﷺ کی ایڑیوں کو لہولہان کر دیا کرتے تھے وہ بھی تھے جن کی تشنہ لبی خون نبوت کے سوا کسی چیز سے بجھ نہیں سکتی تھی۔ وہ بھی تھے جن کے حملوں کا سیلاب مدینہ سے آ آ کر ٹکراتا تھا۔ وہ بھی تھے جو مسلمانوں کو جلتی ہوئی ریت پر لٹا کر ان کے سینوں پر آتشیں مہریں لگایا کرتے تھے۔ رحمت عالم ﷺ نے ان کی طرف دیکھا اور خوف انگیز لہجہ میں پوچھا کہ تمہیں معلوم ہے میں تمہارے ساتھ کیا معاملہ کرنے والا ہوں۔ یہ لوگ اگرچہ ظالم اور بے رحم تھے لیکن مزاج شناس تھے پکار اٹھے "آپ شریف بھائی اور شریف برادر زادہ ہیں" آپ ﷺ نے فرمایا تم پر کوئی الزام نہیں جاؤ تم سب آزاد ہو"۔ (سیرۃ النبی ج ۱ ص ۳۰۰ علامہ شبلیؒ)

تعزیت نامہ اور دعائے مغفرت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ جھنگ حضرت مولانا غلام حسین صاحب کی والدہ محترمہ اچانک رحلت فرما گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان خان محمد مدظلہ العالی' ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمان جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی کے علاوہ جملہ مبلغین و رفقائے "ختم نبوت" نے تعزیت اور دعائے مغفرت کی اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ (ادارہ)

مرسلہ : مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

امیر شریعتؒ کی ایک یادگار تقریر

ارشاد خداوندی ہے :ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور حدیث رسول اللہ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی کے بعد میں کیسے کہہ دوں کہ کوئی دوسرا نبی آسکتا ہے۔ میری تو اب بھی یہی رائے ہے کہ حضور ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور ان کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے گا میں اسے انسان بھی کہنے کے لئے تیار نہیں' میں تختہ دار پر بھی یہی کہوں گا کہ حضور خاتم النبیین ہیں' تمہارا قانون میرا کیا بگاڑ سکتا ہے' اب رہ بھی کیا گیا ہے جو بگاڑ لوگے۔ ہڈیوں کا ایک ڈھانچہ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ بھی میاں ﷺ کی عزت پر نثار ہوجائے تو جان چھوٹے۔

اس کے بعد آپ نے خطبہ مسنونہ پڑھا اور فرمایا:

"مجھے آپ سے تین باتیں کہنا ہیں۔ پہلی یہ کہ جس دھندے کو ہم لے کر بیٹھے ہیں' یہ کیا چیز ہے؟ مثال کے طور پر عرض کرتا ہوں' کسی کے مکان کی چھت ٹپکنے لگے تو اس نے اپنے مکان کو پچھلی طرف سے لیپنا شروع کیا۔ جب لیپ کر فارغ ہوئے تو دیکھا یہ تو ہمسایوں کا ہی مکان لیپا گیا ہے۔ یہ آج کی نئی بات نہیں' چودہ سو برس سے امت اسی پر لڑتی ہوئی ہے۔ اس وقت دنیا کی آبادی میں مسلمان تقریباً" پچھتر کروڑ ہیں۔ حضور ﷺ کے عہد سے لے کر اس وقت تک کتنے پیوند خاک ہوگئے' ان میں کتنے صحابیؓ' تابعیؒ' ولی' غوث' قطب' فقیہ' امام اور بزرگ گزرے' تمام امت کے اولیاء لاکھوں صحابہؓ سب اسی عقیدے پر ڈٹے کہ حضور ﷺ کے بعد نبوت کسی کو نہیں ملی' کوئی ماں نہیں ہے جو نبی جنتی۔

اللہ ایک ہے' وہ کسی کا محتاج نہیں' ہم سب اس کے محتاج ہیں۔ یہ بنیادی عقیدہ ہے' "آمنہ کا بیٹا' عبداللہ کے گھر کا چاند' عبدالمطلب کا پوتا' صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کا داماد' عثمان رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ کا سسر' حسین رضی اللہ عنہ کا نانا' فاطمہؓ کا ابا' جن کا نام نامی ہے محمد ﷺ' جن کے بعد کوئی نبی نہیں' پچھتر کروڑ مسلمان اس وقت اس عقیدے پر کھڑے ہیں اور اربوں پیوند خاک ہوچکے ہیں۔ صاحب فکر و عمل' علم و ہمت' صاحب فہم و فراست پیدا ہوئے اور پیوند خاک ہوگئے' وہ سب اسی عقیدے پر قائم رہے۔

اللہ نے فرمایا ہم نے آپ کو تمام آدمیوں کے لئے خوشخبری سنانے اور ڈرانے والا بناکر بھیجا ہے۔ اور فرمایا کہ اے نبی اعلان کردو کہ مسلمان جہاں کہیں بھی ہوں جس زمانے میں بھی ہوں اور جب بھی ہوں۔ زمین پر چاند مریخ پر مشرق میں مغرب میں' نیچے یا اوپر' تحت الثریٰ میں اعلان کردیجئے اے نبی ﷺ کہ میں تم سب کی طرف پیغمبر بن کر آیا ہوں جی چاہے مانو جی چاہے نہ مانو یہ ہے اصل عقیدہ۔ اب اگر قرآن میں خاتم النبیین کی آیات نہ بھی ہوں تو بھی یہ لفظ کافی تھا۔

عقیدہ عقد سے ہی' اور عقد کہتے ہیں دل کی گرہ کو .... قرآن سینہ بہ سینہ حضور ﷺ سے صحابہ تک پڑھتے پڑھاتے ہمیں وراثت میں ملا ہے۔ عقیدے کے بغیر عمل بھی نہیں ہوتا' برا ہو یا بھلا' اور عشق کا نام ہی عقیدہ ہے۔ نماز کی فوقیت دل میں نہ ہو تو وضو کیوں کرے' توحید بڑی چیز ہے' لیکن ختم نبوت اگر اس سے نکال دو تو یہ بھی کچھ نہیں رہتی' ماننے کو تو مکے کے لوگ بھی خدا کو مانتے تھے' چاہے عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا اور یہودی عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا' کعبے میں تین سو ساٹھ خدا رکھتے تھے اور ننگے ہو کر طواف کعبہ کرتے تھے۔

جب اللہ کی رحمت جوش میں آئی تو اللہ کے گھر میں چاند نکلا' کعبہ میں جھاڑو دی' اللہ کا نام بلند کیا اور فرمایا کہ تم یوں بڑھ چڑھ کر ان کو خدا بناتے ہو' یہ سب جھوٹے ہیں۔

نبوت کا مقام تو بہت ہی بڑا مقام ہے' ذرا کریکٹر تو دیکھو حیاء کے مارے کبھی نگاہ نہیں اٹھی' یہ تو نبوت کی بات تھی' میرے مرشد حضرت مولانا رائے پوری" دس سال کے بعد ضلع سرگودھا میں اپنے گھر آئے تو بڑی حقیقی ہمشیرہ کو نہ پہچانا جب تک کہ انہوں نے بات نہ کی۔ حضرت فرماتے تھے کہ بچپن ہی سے میں نے انہیں نظر اٹھا کر نہیں دیکھا' یہ شرم و حیاء کی بات ہے۔

ہم خدا کو جانتے ہی نہیں' محمد ﷺ کو جانتے ہیں۔ ابوجہل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کبھی کوئی آسمان پر گیا ہے؟ صدیق

اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "نہیں" ابو جہل نے کہا "تیرا یار کہتا ہے میں وہاں سے ہو آیا ہوں"۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ "تو وہ سچ کہتا ہے اس نے کبھی جھوٹ نہیں کہا۔"

تیرہ سال کی بات ہے' ایک آدمی کی وساطت سے مرزائی عرب شریف چلا گیا تھا اور مدینہ میں جاکر مرزا کی نبوت کی تبلیغ کی۔ میں اس شخص کا نام نہیں لیتا جس کی وساطت سے مرزائی گیا۔ میں نے اس سے آج تک کلام نہیں کی اور نہ کروں گا۔ یہ مرزائیوں کا تبلیغی نظام ہے۔

میں اکتوبر ۱۹۲۳ء میں رہا ہوکر امرتسر آیا تو معلوم ہوا مولوی نور احمد سرحدی نے قادیان میں جلسہ کیا۔ بہت سے علماء کرام آئے اور وعظ کرکے چلے گئے۔ تب ہم نے فکر کی کہ یہ انفرادی تبلیغ جماعتی تنظیم کے مقابلے میں کچھ نہیں' جماعت کا مقابلہ جماعت سے ہونا چاہئے۔

۱۹۳۱ء میں ہم نے سوچا' حضور علیہ السلام کی نبوت کو مٹانے کا نظام بن رہا ہے' تب سے جماعت بنی اور اس کا شعبہ تبلیغ تحفظ ختم نبوت کے نام سے مقرر ہوا' جس کا تعلق ملک کے سیاسی معاملات سے نہیں تھا۔

اسلام کی بنیاد مسئلہ ختم نبوت پر ہے۔ جب حضور نے فرمایا **لا نبی بعدی ولا رسول بعدی ولا امت بعدکم** شروع سے لے کر آج تک اور آج سے لے کر حشر کے گرم ہونے تک کوئی نہیں جو عقیدہ بدلے' ہم اس کو لے کر اٹھے ہیں' اس کا کسی ملکی معاملات سے کوئی تعلق نہیں۔

بعض لوگوں کو شک ہے کہ ہم اس تحریک میں حکومت کے سامنے جھک گئے ہیں' ارے تم ہمیشہ انگریزوں کے سامنے جھکتے رہے ہو' تو ہم اگر مسلمان حکومت کے سامنے جھک گئے تو کیا ہوا۔ ارے' میرے اپنے میرا ساتھ چھوڑ گئے تو میں کسی کو کیا کہوں' آپ کسی پارٹی میں چاہیں جائیں' لیکن ادھر بھی توجہ رکھیں۔

اگر آپ کی سمجھ میں میری بات نہیں آتی تو سر ظفر اللہ سے ہی سمجھ لو' وہ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل سے لے کر پاکستان کی وزارت خارجہ تک جہاں رہا' قادیانی مذہب نہیں چھوڑا۔ آپ کو سرکار کا ملازم ہوکر تحفظ ختم نبوت سے شرم کیوں آتی ہے؟ سو دفعہ جاؤ عوامی لیگ میں یا مسلم لیگ میں' لیکن تمہاری جوانیوں کا صدقہ' تحفظ ختم نبوت کی طرف بھی نگاہ کرم ڈالتے رہو۔

کفر کا پروگرام کوئی آج کا نہیں ہے' جب سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام تشریف لائے' تب سے مسیلمہ کذاب پیدا ہونے شروع ہوئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سات سو سے زائد حافظ قرآن صحابہ کو ختم نبوت کی خاطر شہید کروادیا تھا۔ کہتے ہیں نتیجہ کچھ نہیں نکلا' ارے نتیجہ تو نکل آیا۔ راولپنڈی کے سیشن جج کا فیصلہ تمہارے سامنے ہے۔

تحریک ختم نبوت میں جو کچھ ہوا' اس کا میں اکیلا ذمہ دار ہوں' تمام ذمہ داری میرے سر ہے' اور قیامت تک اس مسئلہ پر جس قدر لوگ مریں گے اس کی ذمہ داری بھی میرے سر رہے گی۔ میں مودودی نہیں ہوں کہ بددیانت ہو جاؤں۔ مجلس عمل کے اجلاس کراچی میں مودودی صاحب میرے زانوں کے ساتھ زانوں ملائے بیٹھے تھے۔ ریزولیوشن میرے جانے سے پہلے پاس ہوچکا تھا' میں کیا کروں کسی کی کتابوں کو اور لٹریچر کو۔

میں اس سے پہلے اجلاس میں نہیں گیا تھا۔ دوسرے دن (مولانا) محمد علی میرے پاس آئے' اور کہا کہ آج تم چلو۔ میں نے کہا جو پاس کرتا ہے کرلو میں عمل کروں گا۔ جب گیا تو داؤد غزنوی کے پاس جابیٹھا' مودودی بھی پاس بیٹھے تھے' انہوں نے مجھے اپنے دائیں طرف جگہ دی' محمد علی (جالندھریؒ) لوگوں سے دستخط کرا رہے تھے اور میرا نام بھی لکھوایا' ان کا نام بھی لکھا۔ آج وہ (مودودی) کہتے ہیں میں تحریک میں شامل نہیں تھا۔

میں کہتا ہوں شامل تھا۔ اگر مودودی شامل نہیں تھا تو میں ان سے حلفیہ بیان کا مطالبہ نہیں کرتا ہوں' بلکہ صرف یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ اپنے لڑکوں کے سروں پر ہاتھ رکھ کر اعلان کریں کہ میں شامل نہیں تھا۔ ورنہ میں اعلان کرتا ہوں کہ میں ذمہ دار ہوں' میں تحریک میں شامل تھا۔ ارے جو تحریک میں شامل تھا اس نے سال بھر جیل کاٹی اور جو نہیں شامل اس نے دو سال کاٹی۔ جب میں رہا ہونے لگا۔ تو ڈیوڑھی میں آکر مودودی نے کہا کہ جنہوں نے تقریریں کیں' وہ رہا ہوئے اور جنہوں نے فقط سر ہلایا وہ پھنسے رہے' یہ ہے دیانت! ہزاروں شہید ہوئے' ماؤں کے سہاگ لٹے' کئی یتیم ہوئے' کئی اجڑ گئے۔

(آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے)

"اللہ! میں ذمہ دار ہوں' آج بھی ذمہ دار ہوں اور آنے والے کل کو بھی ذمہ دار ہوں گا۔ میں نے یہ سب کچھ تیرے نبی کے نام کی خاطر کیا تھا۔"

ہزاروں کو مروا کر کہہ دوں کہ میں شامل نہیں تھا' کیا یہی دین ہے؟ کیا کروں علم کو اور ادب کو' میرا کلیجا پھٹتا ہے۔ میں بولنے پر آؤں' تو ادھار کیوں رکھوں۔ ارے تم سے کافر گلیلیو ہی اچھا تھا جس نے زہر کا پیالہ پی لیا۔

جو ہوتا ہے ہو لے۔ اللہ تعالیٰ ہم سے غلط قدم نہ اٹھوائے۔ کیا جیل میں میں نے وہ بیان نہیں دکھایا جس پر سلطان احمد کے دستخط موجود ہیں' جب کہا تو کہنے لگا' یہ اصلاح کے لئے کیا تھا۔

خدا میری بھی لاج رکھے جو کیا ہے اور جو کررہا ہوں اسی پر قائم رکھے آمین۔ جلسہ رات سوا دو بجے ختم ہوا۔ حاضری ڈیڑھ لاکھ کے قریب تھی۔

اسی موضوع پر امیر شریعتؒ نے سارے مغربی پاکستان میں تقریریں کیں' جس سے غلط فہمیوں کے بہت سے بادل چھٹ گئے۔ چنانچہ اسی

طرح کا اجتماع گوجرانوالہ میں بھی ہوا۔ شیرانوالہ باغ عوام سے بھرا ہوا تھا۔ جیسے ہی امیر شریعتؒ تقریر کے لئے کھڑے ہوئے مغرب کی جانب سے کالی گھٹائیں اٹھیں۔ عوام کا اضطراب بڑھا۔ دو طوفان آمنے سامنے کھڑے تھے۔ بادل اور بخاری دیکھیں کس کی جیت ہوتی ہے۔

امیر شریعتؒ نے عوام سے سوال کیا۔

"کیوں بھی کیا ارادے ہیں؟ اگر بارش سے ڈر کر بھاگ جانا ہو تو ابھی کہہ دو۔ ورنہ بخاری تو کھڑا ہے۔ حالانکہ میں اس وقت بخار سے ہوں۔"

اس پر عوام نے یک زبان کہا۔ "ہم بیٹھیں گے شاہ صاحب" ! بس پھر کیا تھا' بارش بھی ہو رہی تھی اور امیر شریعتؒ بھی برس رہے تھے۔ ایک رضا کار امیر شریعتؒ پر چھاتہ تان کر کھڑا ہو گیا۔ آپ نے غصے میں کہا۔

"کتنے چھاتے لاؤ گے میاں! یہ جو سامنے انسانوں کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے' ان میں جان نہیں؟ یا تو ان کے لئے بھی چھاتے لاؤ' ورنہ بیٹھ جاؤ۔"

آخر موسلادھار بارش کا پانی عوام کی کمر تک آن پہنچا' مگر اس پر بھی لوگ اسی طرح بیٹھے رہے' جیسے ان کے سروں پر پرندے بٹھا دیئے گئے ہوں۔ جب عوام پانی میں تیرنے لگ پڑے تو امیر شریعتؒ نے کہا:

بس بھائی اب میں آپ کا اور امتحان نہیں لیتا' یہ بھی ایک ریکارڈ رہے گا میری زندگی کا۔

انہی دنوں مرید کے ضلع شیخوپورہ میں دوران تقریر کہا

"اگرچہ اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں' مگر اپنے مقصد کے لئے اب بھی جوان ہوں۔" اسی سفر میں ایک ذمہ دار پولیس افسر نے سوال کیا "شاہ جی! اجازت ہو تو ایک بات پوچھوں؟"

"ہاں بیٹا! کیوں نہیں"

"دوسری جماعتوں کے سیاسی اور مذہبی رہنما آئے دن مختلف شہروں میں آتے رہتے ہیں' مگر حکومت کی طرف سے ہمیں کوئی ایسی ہدایت نہیں ملتی کہ ہم ان کو واچ کریں لیکن جیسے ہی آپ کسی شہر میں پہنچتے ہیں۔ ایک دم سے تاریں ہلنے لگتی ہیں۔ یہ کیوں؟" آپ نے برجستہ کہا:

"بھائی! جب کوئی ہیجڑا گھر میں آجائے عورت اس سے پردہ نہیں کرتی' مگر جیسے ہی کوئی مرد آجائے' تو تمام گھر میں پردہ پردہ کا شور مچ جاتا ہے۔"

اس موقع پر وہ افسر اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔

٥

رائیونڈ میں سالانہ اجتماع

تحریر: بابو شفقت قریشی سہام

ہر سال رائے ونڈ میں تبلیغی جماعت کا عظیم الشان اجتماع ہوتا ہے اس سال یہ اجتماع ۷ نومبر سے شروع ہو کر ۱۰ نومبر کو اختتام پذیر ہوا۔ لاکھوں فرزندان اسلام نہ صرف اندرون ملک سے بلکہ دنیا کے کونے کونے سے آکر اس اجتماع میں شرکت کرتے ہیں جن کی تعداد کئی لاکھ بتائی جاتی ہے۔ یہاں سے مختلف جماعتیں تشکیل پاکر نہ صرف ملک کے اندر بلکہ پوری دنیا میں دعوت دین حق کے کام میں مصروف دکھائی دیتی ہیں۔ رائے ونڈ اسٹیشن سے تقریباً ۵ کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک روح پرور خیموں کا شہر آباد ہوتا ہے جس کا نظم و نسق جماعت کے رضاکاروں کے ذمہ ہوتا ہے۔ نہ کوئی لڑائی نہ جھگڑا' نہ بحث مباحثہ نہ کسی کی دل آزاری ہر طرف امن و سکون اور پرامن ماحول میسر آتا ہے۔ دن رات احکام الٰہی اور سنت نبوی ﷺ پر بیان جاری رہتا ہے مقامی علماء کرام کے علاوہ باہر سے آنے والے جید علماء کرام اپنے بیانوں سے لوگوں کو روحانی تسکین دیتے ہیں۔ یہ بے لوث اور خالص دینی تحریک ہے جس کی بنیاد حضرت مولانا محمد الیاسؒ نے رکھی تھی اور آج دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچ چکی ہے۔ جماعت کی کامیابی اور اس کے رضاکاروں میں دن بدن اضافے کی جہاں اور بے شمار وجوہات ہیں وہاں ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ جماعت کسی خاص مسلک کا پرچار نہیں کرتی بلکہ اس میں شامل ہر مسلک کا مسلمان اللہ کی راہ میں گھربار اور اہل گھرانہ کو اللہ کے سپرد کر کے اپنے عقیدے کو پختہ کرتا ہے اور دوسروں کو بھی احساس دلاتا ہے کہ دنیا کی زندگی اور کامیابی عارضی اور چند روزہ ہے اس لئے اس سے دل لگانے یا اس پر خوش ہونے کے بجائے آخرت کی فکر کرنی چاہئے کیونکہ آخرت کی زندگی میں ہی اصل کامیابی ہے۔ اور دنیاوی مشاغل اور لذتوں میں اس قدر محو نہ ہو جانا چاہئے کہ اپنی اصلی منزل اور اصل مقصد یاد ہی نہ رہے۔

آج جبکہ مسلمان بنیادی عقائد سے روگردانی کر کے اسلامی تعلیمات سے بتدریج دور ہوتے جا رہے ہیں ایک طبقہ مغربیت کی بے نور مگر زرق برق رنگینیوں میں گم ہو کر نام نہاد تہذیب کا دلدادہ

دکھائی دیتا ہے۔ اسلامی تعلیم سے دوری کے باعث لوگ گمراہیوں میں ڈوبتے جارہے ہیں۔ ان کے دل و دماغ سے توحید و رسالت کی حقیقی روح بعید ہوتی جارہی ہے اور بے سکونی اور بے اطمینانی کا دور دورہ ہے ایسے پر آشوب دور میں تبلیغی جماعت نے جہاں امید کامیابی اور نیا عزم پیدا کردیا ہے وہاں انہوں نے لاکھوں غیر مسلموں کو کفر کی تاریکیوں سے نکال کر اسلام کے اجالوں میں لاکر مشرف بہ اسلام بھی کیا ہے اس جماعت سے منسلک ہر فرد حق خلوص دل سے یہ چاہتا ہے کہ دعوت اور تبلیغ کے ذریعے حضور اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ کی روشنی میں دین کی تبلیغ اور اسلامی اقدار کے تحفظ کے لئے سرگرم عمل رہے۔ دراصل اللہ کی خوشنودی کے لئے اس کے راستہ میں گھربار چھوڑ کر نکلنا اور پھر یہ عقیدہ پختہ کرنا کہ اس کی خوشنودی کے بغیر نہ دنیا کی بھلائی نصیب ہوسکتی ہے اور نہ آخرت کی۔ دین کی راستے میں تکلیفیں اٹھانا اس جماعت کے چھ نکات کا ایک حصہ ہے۔ طبیعت میں نرمی زبان میں شیرینی' عاجزی' انکساری کسی کی دل آزاری نہ کرنا' بحث و تنقید نہ کرنا اور ہر طرح کی تنقید کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنا۔ جماعت کے ہر رضاکار کا طرہ امتیاز ہوتا ہے۔ تبلیغی جماعت کا نہ کوئی دفتر' نہ فارم بھرنے کی ضرورت نہ چندہ جمع کرانے کی' نہ پبلسٹی کی' نہ پروپیگنڈہ' نہ عہدہ اور نہ اس کے حصول کے لئے تگ و دو کی ضرورت پیش آتی ہے۔ وعظ و نصیحت کو عرف عام میں کہا جاتا ہے جس کے لئے لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کو ضروری سمجھا جاتا ہے لیکن اس کی آواز بھی پنڈال سے باہر سنائی نہیں دیتی۔ آس پاس کی آبادیوں تک لاؤڈ اسپیکر کی آواز سنائی نہیں دیتی صرف ان تک پہنچتی ہے جو اسے سننے کے لئے جمع ہوتے ہیں اس کار خیر کا آغاز حضرت مولانا محمد الیاس دہلویؒ کے والد بزرگوار مولانا محمد اسماعیلؒ نے حضرت نظام الدینؒ کی مشہور بستی سے محلے کی ایک چھوٹی سی مسجد سے کیا تھا۔ ان کی وہ کاوش آج تبلیغی تحریک کی شکل اختیار کرچکی ہے اور اس کے رضاکار دنیا کے کونے کونے' گلی گلی میں دین اسلام کی ترویج میں دن رات مگن نظر آتے ہیں۔ غیر مسلموں کو مسلمان بنانا' راستے سے بھٹکے ہوئے مسلمانوں کو سیدھی راہ دکھا کر سچا اور پکا مسلمان بنانا اس جماعت کا مشن ہے حضرت مولانا محمد الیاس "بلاشبہ آسمان علم و فضل کے درخشندہ ستارے اور شریعت کے جامع بزرگ تھے۔ انہوں نے کوششوں کا آغاز ۱۹۲۸ء سے کیا اور پھر گھروں سے نکل کر تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا جو بے حد مقبول ہوا۔ اور اس سلسلہ کو ۱۹۳۸ء میں مکہ معظمہ تک پہنچادیا جہاں سے چودہ سو برس پہلے سرکار دو جہاں ﷺ نے تبلیغ کا آغاز کیا تھا۔ ۱۹۴۴ء میں مولانا محمد الیاسؒ کے انتقال کے بعد ان کے فرزند مولانا محمد یوسفؒ نے اس تحریک کو اپنے ساتھیوں کے تعاون سے چار چاند لگادیئے۔ ان کے معاونین میں مولانا محمد عمر پالن پوری نے اہم کردار ادا کیا۔ ۱۹۶۵ء میں مولانا محمد یوسفؒ بھی اللہ کو پیارے ہوگئے تو ان کے رفیق کار مولانا محمد انعام الحسن نے اس کام کو کافی عرصہ تک بخیرو خوبی سر انجام دیا۔ الیاسی تحریک کے مطابق اس جماعت کے رضاکار کے لئے ضروری ہے کہ ہفتہ میں ایک بار اپنے محلے میں گشت کرے۔ ایک مہینے میں تین دن اور ایک سال میں چالیس دن تبلیغی جماعتوں کے ساتھ جاکر اس کار خیر کو آگے بڑھائے۔ ملک سے باہر تبلیغی دورے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اندرون ملک چار ماہ کا عرصہ مکمل کرلیا ہو۔ اس جماعت کے رضاکار ہر وقت بے لوث دینی خدمت کے لئے کمربستہ نظر آتے ہیں۔ کسی قسم کے ناموافق اور ناخوشگوار حالات کی پرواہ نہ کرنا۔ ہر قسم کی تنقید اور تعریف سے بالکل بے نیاز ہوکر خود کو پیش کرنا ان کا طرہ امتیاز ہے۔ نورہدایت اسی راہ کے راہیوں کے سینوں میں موجزن نظر آتا ہے۔ تبلیغی جماعتیں چلتی پھرتی تربیت گاہیں ہیں جو خود چل کر لوگوں کے پاس جاتی ہیں' پورا منشور چھ نکات کے اندر رہ کر لوگوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ ہمارا اٹھنا' بیٹھنا' لین دین اور معاشرتی زندگی حضور اکرم ﷺ کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق ہوجائے تو اس سے بڑھ کر خوش قسمتی اور کیا ہوسکتی ہے۔

اللہ کے راستے میں نکل کر یہ عقیدہ پختہ کرنے کی بے حد ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے بغیر نہ دنیا کی بھلائی نصیب ہوسکتی ہے اور نہ آخرت کی۔ دین کے راستے میں تکلیفیں اٹھانا' گھربار کا آرام و آسائش چھوڑنا بھی چھ نکات کا حصہ ہے۔ ایک جماعت کم از کم دس افراد پر مشتمل ہوتی ہے جن میں سے ایک فرد کو جماعت کا ذمہ دار یا امیر باہمی رضامندی سے منتخب کرلیا جاتا ہے۔ خصوصیت کی بات یہ بھی ہے کہ ہر شخص اپنے اخراجات اور زاد راہ کا خود انتظام کرتا ہے نہ کسی سے چندہ لیا جاتا ہے اور نہ ہی کسی طرف سے مالی ایڈ لی جاتی ہے رائے ونڈ کے سالانہ اجتماع میں عجیب و غریب سکون ملتا ہے اور ہر طرف روحانی ماحول نظر آتا ہے ہر شخص اکرام و احترام کا عملی مظاہرہ کرتا ہوا نظر آتا ہے اور اسلام کا رضاکار دکھائی دیتا ہے۔ وعظ و نصیحت کا سلسلہ اجتماع سے دن رات جاری رہتا ہے شرکت کرنے کے لئے دین حق کے پروانے لاکھوں کی تعداد میں جوق در جوق قافلہ در قافلہ رائے ونڈ پہنچتے ہیں۔ اس عظیم اجتماع میں قال اللہ و قال رسول اللہ کی بات سرفہرست ہوتی ہے لاکھوں فرزندان اسلام کا بغیر کسی اعلان اور دعوت نامے کے کثیر تعداد میں اکٹھا ہونا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ اور دین حق سے محبت کا مظہر ہے ہر کوئی اپنے حال میں مست صرف اللہ سے لو لگائے فکر آخرت میں منہمک نظر آتا

باقی صفحہ ۳۴ پر

احمدیّت یا مرزائیّت

محمد خالد کشمیری

کرہ ارض پر تخلیق انسانی کی تاریخ جس قدر پرانی ہے' تعمیرو اصلاح انسانیت کے لئے بعثت انبیاء کی تاریخ بھی اتنی ہی قدیم ہے۔ فرق ابتداء میں نہیں انتہا میں ہے کہ تخلیق انسانی کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے اور تا روز قیامت جاری رہے گا۔ جبکہ بعثت رسل کا سلسلہ حضرت محمد ﷺ پر آکر ختم ہو چکا ہے۔ اسی وجہ سے آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں' آپ کی شریعت خاتم الشرائع ہے' آپ کی مسجد خاتم المساجد ہے اور آپ ﷺ کی امت خاتم الامم ہے۔ اس لحاظ سے آپ ﷺ کی امت کا مذہب بفرمان رب ذوالجلال ان الدین عنداللہ الاسلام صرف اسلام ہے اور اسلام کو ماننے کی بناء پر آپ ﷺ کی امت 'امت مسلمہ' ہے۔

گذشتہ صدی میں ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا اور ان لوگوں کو مسلمان قرار دینے لگا جو اس کے دامن میں پھنس کر اس کا شکار بن گئے اور پھر اسی پر بس نہ کیا بلکہ مسلمانوں کو کفار' خنزیر اور مسلمانوں کی عفت مآب خواتین کو جنگلوں کی سورنیاں اور کتیاں وغیرہ تک کہہ دیا۔ جب اپنے اس کردار کی بناء پر اس نے مسلمانوں کا ردعمل دیکھا تو بجائے اسلام کے ایک اور نام سے اپنے مذہب کی بنیاد رکھی اور وہ نام ہے "احمدیت"!

اس مضمون میں اس بات کی وضاحت کی جائے گی کہ آیا جن وجوہ کی بناء پر وہ اپنے مذہب کو "احمدیت" کہتے ہیں' یہ درست ہے یا غلط۔

○ سب سے پہلے اس بات کا سمجھنا ضروری ہے کہ احمد کون ہے؟ ○ احمدیت کی نسبت مرزائی کس طرف کرتے ہیں؟ ○ یہ نسبت درست ہے یا غلط؟ ○ احمد کی نسبت اگر درست نہ ہو تو پھر ان کے مذہب کا نام کیا ہونا چاہئے؟

"احمد"

احمد حضرت محمد ﷺ کے اسمائے مبارکہ میں سے ایک اسم ہے۔ قرآن و حدیث اور تواتر امت اس پر گواہ ہیں۔

قرآن مجید میں مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ نے اپنے بعد بلافصل آنے والے جس نبی کی بشارت فرمائی تھی ومبشرا برسول یاتی من بعد اسمہ احمد' (سورہ صف) اس میں آپ نے اس نبی کا نام نامی "احمد" بیان فرمایا تھا۔ اب تاریخ بعثت انبیاء کو اٹھا کر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے بعد مبعوث ہونے والی ذات گرامی حضرت محمد ﷺ کی ہی ہے اور آپ ﷺ کا فرمان ہے:

انا اولی الناس بعیسی ابن مریم لیس بینی وبینہ نبی

" میں تمام لوگوں میں سے حضرت عیسیٰ کے زیادہ قریب ہوں۔ میرے اور ان کے درمیان اور کوئی نبی نہیں ہے۔"

لہذا ثابت ہوا کہ آپ ﷺ ہی بشارت مسیحا ہیں اور آپ ﷺ ہی کا نام احمد بمطابق بشارت حضرت عیسیٰ ہے۔

آپ ﷺ کا فرمان ہے "ساخبرکم باول امری دعوۃ ابراھیم وبشارۃ عیسیٰ"۔ (مشکوٰۃ) چنانچہ اس سے ثابت ہوا کہ جس طرح آنحضرت حضرت ابراہیم کی دعا "ربنا وابعث فیھم رسولا" کا ثمرہ ہیں' اسی طرح حضرت عیسیٰ کی بشارت "اسمہ احمد" کے بھی آپ ﷺ ہی مصداق ہیں۔

"حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا' آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے کہ میرے چند نام ہیں' میں محمد ہوں' میں احمد ہوں' میں ماحی ہوں' میرے ذریعے اللہ کفر کو مٹائے گا۔ میں حاشر ہوں کہ لوگ میرے قدم پر اٹھائے جائیں گے۔ اور میں عاقب ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے"۔ (ترمذی' موطا امام مالک' فتح الباری)

آپ ﷺ نے اس مقام پر اپنے پانچ نام بیان فرمائے۔ پہلے دو ذاتی نام ہیں۔ اسی وجہ سے آپ نے ان کی تشریح نہیں فرمائی جبکہ دوسرے تین اسماء خود ہی تشریح فرمادی' کیونکہ یہ صفاتی نام ہیں۔

"اسمی فی القرآن محمد وفی الانجیل احمد"۔ (خصائص الکبریٰ ج ۱ ص ۲۸' شرح الشفا جلد ۱ ص ۴۹۸) میرا نام قرآن میں "محمد" ہے اور انجیل میں "احمد" ہے اس کے علاوہ کئی ایک حوالہ جات موجود ہیں' مگر بخوف طوالت ان ہی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

فریق مخالف کے سرغنہ مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی کئی مقامات پر تسلیم کیا ہے کہ احمد آنحضرت ﷺ کے اسمائے مبارکہ میں سے ایک اسم ہے۔ ○ تم سن چکے ہو کہ ہمارے نبی ﷺ کے دو نام ہیں' ایک محمد اور یہ توریت میں لکھا ہے۔ اور دوسرا نام احمد ہے اور یہ

نام انجیل میں ہے۔ (اربعین مطبوعہ ۱۹۰۲ نمبر ۴ ص

۱۵) ○ حضرت رسول اکرم ﷺ کا نام احمد وہ ہے جس کا ذکر حضرت مسیح (عیسیٰ ناقل) نے کیا۔ "یاتی من بعدی اسمہ احمد" کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ وہ نبی میرے بعد بلافصل آئے گا یعنی میرے اور اس کے درمیان اور کوئی نبی نہ ہوگا۔ (ملفوظات احمد یعنی ڈائری ۱۹۰۱ء ص ۴،۵ اخبار الحکم ۱۲ جنوری ۱۹۰۱ء)

مرزا کے ان حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ

....

(الف) توریت میں آنحضرت کا نام محمد ہے۔
(ب) انجیل میں آنحضرت کا نام احمد ہے
(ج) یاتی من بعدی اسمہ احمد سے مرزا کے نزدیک حضور ﷺ ہی مراد ہیں۔
(د) حضرت عیسیٰ نے بشارت دی کہ احمد نبی میرے بعد بلافصل آئے گا۔

"نسبت احمدیت"

اب مرزائیوں کو دیکھنا ہے کہ وہ احمد کا مصداق کس کو مانتے ہیں اور احمدیت کی نسبت کس طرف کرتے ہیں۔ مرزا کے چند حوالہ جات پہلے گزر چکے ہیں، ایک حوالہ ملاحظہ ہو: "اور اس فرقے کا نام فرقہ احمدیہ اس لئے رکھا گیا کہ ہمارے نبی ﷺ کے دو نام تھے، ایک محمد ﷺ اور دوسرا احمد ﷺ۔" (اشتہار واجب الاظہار مورخہ ۴ نومبر ۱۹۰۰ء ص ۴) اس سے ثابت ہوا کہ احمد آنحضرت کا نام ہے اور احمدیت کی نسبت آنحضرت کی طرف کی جاری ہے۔

جبکہ مرزائی پارٹی کے امیر ثانی مرزا غلام احمد کے بیٹے مرزا محمود نے لکھا ہے کہ "حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی بیعت لیتے وقت یہ اقرار لیا کرتے تھے کہ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں پھر اسی پر بس نہیں بلکہ آپ نے اپنی جماعت کا نام بھی احمدی جماعت رکھا"۔ (کلمۃ الفصل نمبر ۳ ص ۱۳۹)

مرزا سے پوچھتے ہیں کہ اے معجون مرکب (یہ نام اس نے اپنے لئے خود وضع کیا ہے) تیرا نام کیا ہے تو وہ کتاب البریہ ۱۹۲ حاشیہ پر لکھتا ہے کہ میرا نام مرزا غلام احمد ہے اور اس کے بیٹے کی تصنیف "سیرت المہدی" سے پتہ چلتا ہے کہ بچپن میں اس کا نام سندھی یا دسوندی بیگ تھا، مگر جب مرزا محمود کی عبارات ملاحظہ کی جاتی ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اندرون خانہ مرزا نے اپنا نام احمد رکھا ہوا تھا اور اسی نام پر اپنے مریدین سے بیعت لیتا تھا۔

کیا خوب کسی نے کہا

"گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے" پھر مرزا محمود کی عبارت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مرزا نے اپنی جماعت کا نام احمدیت اپنی طرف منسوب کرکے رکھا تھا جبکہ مرزا کی عبارت پہلے مذکور ہے کہ احمدیت کی نسبت آنحضرت ﷺ کی طرف ہے۔ بہرحال مرزا غلام احمد جس چیز پر پردہ ڈالنا چاہتا تھا اس کے بیٹے نے اس کو بالکل بے نقاب کرکے رکھ دیا۔"

مرزائیوں کے الحاد کو ذرا اور وضاحت سے پڑھئے **(ومبشرا برسول یاتی من بعد اسمہ احمد)** اس پیشگوئی کے حقیقی مصداق آنحضرت ﷺ نہیں بلکہ آپ کا غلام حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد ناقل) علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ (مذہبی انسائیکلوپیڈیا یعنی مرزائی پاکٹ بک ص ۵۹۱)

"مرزائیوں کی مراد"

قارئین! آپ نے قادیانیوں کی مکاری اور فریب کو ملاحظہ فرمایا کہ وہ کس طرح آنحضرت ﷺ کے اسم احمد کو بے باک ہوکر مرزا پر چسپاں کرتے ہیں، مگر ان کا یہ فعل یہودیانہ تحریف اور دجالانہ دلیل بازی سے ذرہ بھر کم نہیں ہے۔

○ علم معانی کا مشہور قاعدہ ہے **"لا استعارۃ فی الاعلام"** کہ کسی بھی علم سے استعارہ مراد نہیں لیا جاسکتا۔ اب اس قاعدے کی رو سے دیکھا جائے تو "احمد" حضور ﷺ کا علم ہے (جو کہ مخالفین کے سرغنہ کو بھی مسلم ہے)، اس لئے وہ استعارہ کے رنگ میں مرزا پر صادق نہیں آتا ہے اور نہ اسے مرزا پر چسپاں ہی کیا جاسکتا ہے۔ پھر مرزا کا اپنا نام بھی یہ نہیں ہے۔ اب جبکہ احمد کو جو حضور ﷺ کا اسم علم ہے، اس کو مرزا پر چسپاں نہیں کیا جاسکتا تو پھر احمدیت کی نسبت مرزا کی طرف کس طرح درست ہوسکتی ہے؟

○ مرزا کو مسلم ہے کہ حضرت عیسیٰ کی بشارت کے مصداق آنحضرت ﷺ ہیں اور آپ ﷺ ہی کا نام انجیل میں "احمد" ہے تو ایسی صورت میں مرزائی پاکٹ بک کے مصنف کا مرزا کو اس کا مصداق گرداننا ناانصافی، بددیانتی، لادینی، یہودیانہ تحریف اور دجالانہ دلیل بازی ہے، کیونکہ اس سے قبل چودہ صدیوں کے مفسرین اور مجددین نے بھی اس سے مراد حضور ﷺ ہی لیے ہیں۔

○ اولاً تحریر کردیا ہے کہ مرزا کا نام دسوندی بیگ یا غلام احمد تھا نہ کہ احمد، اور "احمد" آنحضرت ﷺ کا اسم مبارک ہے۔ اب بالفرض مرزا کا نام غلام احمد ہی ہے، دسوندی نہیں ہے تو پھر بھی کیا لفظ "احمد" اور غلام احمد میں کوئی فرق نہیں ہوتا؟ اگر ہوتا ہے تو پھر مرزا کو اس کا مصداق ٹھہرانا غلط ہے۔ پھر جب مرزا کو مصداق ٹھہرانا ہی غلط ہے تو اس کی طرف احمدیت کی نسبت کرنا حد درجہ غلط ہے اور اگر مرزائیوں کے نزدیک احمد اور غلام احمد میں کوئی فرق نہیں ہوتا پھر سنئے! مرزائیوں کو بھی مسلم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں ایک نام قادر ہے (مرزا کے ایک بھائی کا نام غلام قادر تھا) تو پھر یہاں قادر اور غلام قادر

میں بھی کوئی فرق نہ کرو اور بڑے بھائی کو اپنا خدا بھالو۔ اور پھر اس کی سرکردگی میں بڑے شوق اور آرام کے ساتھ جس منصب کو بھی مناسب سمجھو' مرزا کو بٹھا دو۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

○ مرزا محمود نے اپنے باپ کی جس اصلیت کا اظہار (دانستہ یا غیر دانستہ) کیا ہے' اس پر وہ مبارک باد کا مستحق ہے۔

○ مرزا نے (مذکورہ بالا) تحریر میں بوضاحت لکھا ہے کہ "حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس بشارت کا مصداق وہ نبی ہے جو ان کے بعد بلافصل آیا"۔ اب مرزائی پاکٹ بک کا کافر مرتب اور اس کے ہم خیال جملہ مرزائی دو باتوں میں سے ایک بات کا انتخاب کرلیں: یا تو حضور ﷺ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد نبی بلافصل تسلیم کریں یا مرزا قادیانی کو۔ اگر وہ مرزا کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد نبی بلافصل مانیں گے تو یہ بات ان کے اپنے مسلمات کے بھی خلاف ہے اور اگر حضور ﷺ کو آپ ﷺ کے بعد نبی بلافصل مانتے ہیں تو پھر احمد بھی آنحضرت ﷺ ہی ہیں' نہ کہ مرزا پھر جب مرزا اس کا مصداق ہی نہ ہوا اس کی طرف یہ نسبت بھی نہیں ہوسکتی۔

○ مرزائی اب تک احمدیت کی نسبت جو حضور ﷺ کی طرف کرتے ہیں' یہ بہت ہی غلط حرکت اور غلط نظریہ ہے۔ ایک اس وجہ سے کہ وہ ایک نئے نبی کے پیروکار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور بقول مرزا نئے نبی اور رسول کی شریعت بھی نئی ہوتی ہے (آئینہ کمالات اسلام ص ۱۳۶)۔ اب ان کو کیا حق ہے کہ تابع تو نئی شریعت اور نئے مذہب کے ہوں اور گزشتہ نبی کی طرف اپنی نام نہاد شریعت کی نسبت کریں۔ دوسرے' اس وجہ سے بھی کہ جب انہوں نے سیاسی طور پر ریڈ کلف کے سامنے مسلمانوں سے الگ فارم پیش کی' مذہبی طور پر اپنی علیحدہ عبادت گاہیں بنا کر' مسلمانوں سے عدم مناکحت کرکے اور نماز جنازہ تک میں شرکت نہ کرکے اور بہت سے ایسے اقدام کرکے اس بات کا ثبوت فراہم کردیا ہے کہ وہ حضرت احمد ﷺ کی امت سے الگ مذہب ہے۔

اب قادیانیوں کو چاہئے کہ آئندہ اپنے نام نہاد مذہب کے لئے "احمدیت" کا استعمال بند کردیں ورنہ ان کا وہی حشر ہوگا جو مسیلمہ کے جانشینوں کا ہوا ہے۔ ارباب اختیارات اپنے اختیارات کے ذریعے قانون دان حضرات قوانین کے ذریعے ان کو اس لفظ کے استعمال سے ہر حیثیت میں روکیں اور قادیانیوں کے اس نظریہ پر قانون کو حرکت میں لائیں۔

مرزا آنجہانی کی زندگی میں سالانہ جلسے کے موقع پر سینکڑوں مرزائیوں کے مجمع میں ایک قصیدہ پڑھا گیا جس میں مرزا علیہ ماعلیہ کے مریدین کی بڑی تعریفیں کی گئیں۔ جب لاہوری مرزائی گروپ کے ڈکٹیٹر کی تعریف کا وقت آیا تو اس کی تعریف میں یہ شعر پڑھا گیا۔۔

کیا ہے راز طشت ازبام جس نے عیسویت کا
یہی وہ ہیں یہی وہ ہیں یہی ہیں پکے مرزائی

یہ قصیدہ میر قاسم علی ایڈیٹر "فاروق" نے مجمع میں پڑھا جس کو اگر باجماع امت "مرزائیہ" کہا جائے تو بجا ہے اور لطف کی بات تو یہ ہے کہ مرزا آنجہانی نے بھی اس پر ناراضگی کا اظہار نہیں کیا (بحوالہ اخبار "بدر" ۱۷ جنوری ۱۹۰۷ء)۔ اس مجمع میں لاہوری اور قادیانی ہر دو گروپ کے افراد موجود تھے اور دونوں نے اسے پسند کیا' اس لئے قادیانی اور لاہوری دونوں کا مشترکہ نام "مرزائی" مناسب اور درست ہے۔ اب جس طرح عیسائیوں کے مذہب کا نام عیسائیت' اور بہائیوں کے مذہب کا نام بہائیت ہے' اسی طرح مرزائیوں کے مذہب کا نام بھی "احمدیت" نہیں بلکہ "مرزائیت" ہونا چاہئے۔

بقیہ : اجتماع

ہے۔ نئی جماعتیں تشکیل دی جاتی ہیں اور واپس آنے والی جماعتیں اپنی کارگزاری پیش کرتی ہیں۔ اجتماع کے آخری دن اجتماعی دعا کے موقعہ پر حاضرین پرنم آنکھوں سے آمین آمین کی صدائیں بلند کرتے ہیں۔ اس دینی کام میں کامیابی اور عالم اسلام کی بہتری کے لئے دعاؤں میں خاص طور پر ذکر کیا جاتا ہے اس دوران ہر شخص اپنے قلبی جذبے اور دین کی محبت سے سرشار دکھائی دیتا ہے دعا کے بعد خیموں کے اس شہر کے مکین اپنے اپنے گھروں کو واپس آتے ہیں یا پھر جماعتوں کی شکل میں تبلیغ کے مشن پر روانہ ہوجاتے ہیں۔

حافظ محمد انور مندوخیل کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے رفیق حافظ محمد انور مندوخیل کے والد محترم حاجی شیخ شاہ محمد خان مندوخیل گزشتہ دنوں قضائے الٰہی سے جاں بحق ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جملہ احباب حافظ محمد انور صاحب اور جملہ پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ رب العزت مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین (ادارہ)

آگہی کی راتیں

تحریر: میریولا لیلی زیسنی
ترجمہ: طارق انیس

میں پولینڈ کے ایک چھوٹے سے شہر میں پیدا ہوئی۔ والدین سادہ مزاج اور مذہبی قسم کے لوگ تھے جنہوں نے مقدور بھر میری بہتر پرورش کرنے کی کوشش کی۔ میں ایک خاص مزاج کی حامل' اوسط طبقے کی لڑکی تھی اور کیتھولک مذہب رکھنے والے لوگوں میں پلی بڑھی جو کسی حد تک میرے مزاج سے مطابقت نہ رکھتا تھا۔ گھر کی مذہبی فضاء کی وجہ سے مجھ پر چرچ جانا لازم تھا چنانچہ رواج کے مطابق میں ہر اتوار اور دیگر تمام خصوصی تقریبات پر چرچ جایا کرتی تھی۔

جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے' میری طبیعت ذرا مختلف قسم کی تھی۔ میں کم میل جول رکھنے والی شرمیلی اور اداس قسم کی لڑکی تھی۔ میں اپنے لڑکپن کے سالوں میں عملی طور پر تنہائی پسند تھی۔ کوئی بوائے فرینڈ ہونا تو درکنار میری کوئی سہیلی تک نہ تھی۔ بس میں تھی اور مذہب پر غور و فکر۔

زندگی یونہی بسر ہو رہی تھی کہ میں اپنے خاندان کے ہمراہ کینیڈا چلی آئی۔ یہاں ایک نئی زندگی کا مشکل اور غیر متوقع ماحول میرا منتظر تھا۔ مجھے ہر چیز آغاز سے سیکھنی تھی۔

کینیڈا میں فروکش ہونے کے بعد جلد ہی میری ملاقات ایک لبنانی طالب علم سے ہوئی جو اس وسیع ملک میں میری طرح نووارد تھا۔ اس کی طبیعت بھی ذرا عام مزاج سے ہٹ کر تھی مجھے سب سے پہلے اسی نے اسلام کے متعلق آگاہ کیا جسے اس وقت تک میں ایک عجیب قسم کا مذہب خیال کرتی تھی۔

ہم ایک دوسرے سے متضاد نظریات رکھنے کے باعث اکثر لمبی چوڑی گفتگو اور بحث کرتے۔ اس سے قطعی مختلف نقطہ نظر رکھنے کے باوجود ایک جملہ کہ "خدا صرف ایک ہے" ہر وقت میرے ذہن میں گونجتا رہتا۔ تاہم مجھے پورا یقین تھا کہ ایسی سوچ رکھنے والا یقیناً "پاگل" ہے اور کبھی بھولے سے بھی یہ خیال نہ آیا کہ دراصل میں ہی غلطی پر ہوں۔

جب سے میں اس لبنانی لڑکے سے ملی تھی' زندگی انتشار کا شکار ہو گئی تھی' اس لئے نہیں کہ وہ مسلمان تھا بلکہ اس لئے کہ میں اب اس سوچ تلے بھی جاری تھی کہ ہم دونوں میں سے کون صحیح ہے اور کون غلط؟

تقریباً" دو تین ماہ تک میں اس ادھیڑ بن میں رہی تب ایک معجزہ ظہور میں آنا شروع ہوا۔ ایک دن میں اپنے گھر والوں کے ساتھ چرچ میں تھی تو یکایک مجھے ایسا محسوس ہوا کہ وہ ٹھیک کہتا ہے۔ میں نے اپنے آپ سے کہا "کس قدر بے تکی بات ہے کہ یہ چرچ والے کہتے ہیں کہ خدا ایک ہے اور عیسیٰؑ اس کے بیٹے۔" ان الفاظ نے مجھے جھنجھوڑ دیا اور میں سوچنے لگی کہ اگر خدا ایک ہے تو عیسیٰؑ اس کے بیٹے کیسے ہو سکتے ہیں؟ پھر روح القدس اور تثلیث ناقابل فہم باتیں تھیں۔

جب سے میں نے اس حقیقت کو پایا تھا' میں نے شاید ہی چرچ میں کسی سے کوئی بات کی ہو۔ لیکن کچھ ہی عرصے میں میرے والدین کو احساس ہو گیا کہ میں نے چرچ جانا چھوڑ دیا ہے اور چرچ سے دور رہنے کے لئے بہانے تلاش کرنے لگی ہوں۔ وہ جان گئے کہ یقیناً" کوئی گڑ بڑ ہے۔ انہوں نے سارا الزام اس بے چارے لبنانی لڑکے پر تھوپ دیا اور اس سے نہ صرف سخت رویہ اپنایا بلکہ اسے بے عزت بھی کیا مگر میرے رویے میں تبدیلی نہ آئی۔

میں نے خفیہ طور پر پولینڈ سے قرآن کریم کا ایک نسخہ منگوایا' نماز سیکھی اور چھپکے چھپکے روزہ رکھا کہ کوئی نہ جان سکا۔ ادھر والدین کو خوش رکھنے کے لئے میں دکھاوے کے طور پر کبھی کبھار چرچ بھی چلی جاتی لیکن صرف اللہ جانتا ہے کہ یہ سب کچھ میرے لئے کتنا تکلیف دہ تھا اور میں کس کرب میں مبتلا تھی۔

میرے لئے قرآن کا مطالعہ ایک مسرور کن تجربہ تھا۔ رات کو جب سب اپنے اپنے بستروں میں دبکے ہوتے' میں قرآن کا مطالعہ شروع کر دیتی میں اسے پڑھتی جاتی' اس دوران آنکھیں برستی رہتیں اور میں منہ پر تکیہ رکھ کر چلا چلا کر روتی رہتی۔

مسلم حلقے سے میرے لئے میریولا کے بجائے "مریم" نام تجویز کیا گیا مگر اس نام سے مجھے اپنے پرانے عقیدے کی یاد آتی تھی۔ اس لئے میں نے اس کے بجائے اپنے لئے "لیلیٰ" کا نام منتخب کیا۔ عربی میں اس کا مطلب رات ہے اور چونکہ یہ رات ہی کا وقت ہوتا تھا جب مجھے قرآن پڑھنے کا موقع ملتا اور میں اللہ کے سامنے گڑگڑاتی تھی اور جب اس نے سورہ فاتحہ کے ذریعے مجھے آگہی اور

ہدایت سے نوازا تھا۔

یہ فیصلہ کرنے میں کہ اب مجھے کیا کرنا چاہئے تقریباً" ایک سال لگا۔ اس دوران میں نے نماز ادا کرنا اور صحیح طور پر روزہ رکھنا سیکھا۔ اب میری زندگی سراپا مسرت تھی۔ یہ شادمانی اس روشن دریچے سے چھن چھن کر آرہی تھی جو میرے رب نے میرے اوپر کیا ہوا تھا۔

ہر نیا دن ایک نیا مشاہدہ لے کر آتا اور ہر ہر لمحہ تکمیل ذات کی طرف لے جانے والا تھا۔ میں بہت خوش تھی اور شکر گزار تھی کیونکہ اللہ نے مجھے عرفان و علم سے نوازا تھا۔ لیکن ساتھ ساتھ زندگی اتنی آسان بھی نہ رہی تھی گو اندرونی طور پر میں پر امید اور پر سکون تھی مگر باہر کی دنیا کی زندگی برقرار رکھنے کے لئے سخت جدوجہد کرنی پڑی۔

تقریباً" دو سال کا عرصہ رہا ہو گا' جب میں مکمل طور پر مسلمان ہو چکی تھی اور اہل خاندان اور میرے درمیان بیگانگی کے پردے حائل ہو گئے تھے گو میں اب بھی ان سے محبت کرتی تھی۔ میں جانتی تھی کہ جونہی ان کے کانوں میں میرے ایمان لانے کی بھنک پڑی' مجھے گھر سے نکال دیا جائے گا۔ مگر میں منتظر تھی' جو کچھ بھی اللہ نے میرے لئے غیب میں چھپا رکھا تھا۔

کرسمس کا موقع آیا تو مزید ضبط کا یارانہ رہا۔ میرا دل بھر آیا اور میں نے سب کو اپنے ایمان لانے کے بارے میں بتادیا۔ مجھے اندازہ تھا کہ اس سے وہ خاصے دکھی ہوئے ہوں گے۔ مجھے یہ بھی خیال آیا کہ یہ ان کی خوشی کا دن تھا' مجھے مزید انتظار کرلینا چاہئے تھا مگر اللہ کی یہی مرضی تھی کہ میں مزید انتظار نہ کروں۔ میں زیادہ دیر تک تاریکی سے سمجھوتہ نہ کرسکی اور نہ ہی فضولیات اور لغویات سے بھری اس محفل میں ٹھہرپائی۔

توقع کے مطابق مجھے فوراً" گھر سے نکال دیا

باقی صفحہ ۲۲ پر

قبر کی تاریکی اور روشنی

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

قبر میں باہر کی روشنی پہنچنے کی کوئی صورت نہیں اتنی سخت تاریکی ہے کہ اس کا تصور نہیں کیا جاسکتا لیکن اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کے لئے وہ قبر منور کردی جاتی ہے ایسی منور کہ اس سے زیادہ روشنی کبھی نہ دیکھی' قبر اتنی سی جگہ ہے کہ آدمی بیٹھ سکتا ہے' لیکن کھڑا نہیں ہو سکتا' تم خود ہی بنا کر آتے ہو وہ جگہ سب کے سامنے ہے کہ اس میں آدمی لیٹ سکتا ہے' بیٹھ سکتا ہے' لیکن کھڑا نہیں ہو سکتا' اور اوپر سیکڑوں من مٹی پڑی ہے' نکل بھی نہیں سکتا۔

نیک آدمی کی قبر کا حال

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب میت کو دفن کردیا جاتا ہے تو اس کی روح اس کے بدن میں لوٹادی جاتی ہے۔ پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں' اس کو بٹھاتے ہیں' اور اس سے پوچھتے ہیں' "تیرا رب کون ہے؟" مومن بندہ جواب دیتا ہے کہ "میرا رب اللہ ہے" پھر پوچھتے ہیں کہ "تیرا دین کیا ہے؟" مومن جواب دیتا ہے کہ "میرا دین اسلام ہے" پھر پوچھتے ہیں "یہ کیسا شخص ہے جو تم میں مبعوث ہوا؟" (کہا جاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی شبیہ مبارک دکھا کر یہ سوال کیا جاتا ہے۔ واللہ اعلم) مومن جواب دیتا ہے "یہ رسول اللہ ﷺ ہیں"۔ فرشتے پوچھتے ہیں کہ "تجھے اس کا علم کیسے ہوا؟" مومن کہتا ہے کہ "میں نے اللہ کی کتاب پڑھی' پس میں ایمان لے آیا' اور میں نے آنحضرت ﷺ کی تصدیق کی۔" پس آسمان سے ایک منادی (اللہ تعالیٰ کی جانب سے) ندا دیتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا' لہٰذا اس کے لئے جنت کا فرش بچھاؤ' اور اس کو جنت کا لباس پہناؤ' اور اس کے لئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: فیاتیہ من روحھا وطیبھا فیفسح لہ فی قبرہ مد بصرہ (مشکوٰۃ ص ۱۴۲ بروایت احمد عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ)

ترجمہ "نیک آدمی کو جنت کی راحت اور خوشبو آتی ہے اور جہاں جہاں تک اس کی نظر پہنچتی ہے اس کے لئے قبر کشادہ کردی جاتی ہے"

احوال قبر کے منکروں کی بے عقلی

یہ عالم غیب کی چیزیں ہیں اور لوگ بیچارے ہر چیز کو اپنی عقل و قیاس کے پیمانے سے پیائش کرنے کے عادی ہیں۔ یہ لوگ قبر کے ان احوال کا انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم نے تو نہیں دیکھا کہ یہاں عذاب ہو رہا ہے' یہاں یہ ہو رہا ہے' یہاں وہ ہو رہا ہے' ثواب ہو رہا ہے۔ میاں! یہاں تمہارے فکر و قیاس کے پیمانے نہیں چلتے یہاں خدائی پیمانے چلتے ہیں' یہاں تمہارا مشاہدہ کام نہیں کرتا۔

برے آدمی کی قبر کا حال

اور برے آدمی کے لئے قبر اتنی تنگ کردی جاتی ہے کہ ادھر کی پسلی ادھر اور ادھر کی پسلی ادھر نکل جاتی ہے۔ گویا شکنجہ میں جکڑ دیا گیا ہے' نعوذ باللہ۔ اللہ کی پناہ۔ وہ چیختا ہے' چلاتا ہے' روتا ہے' آنسو ختم ہوجاتے ہیں تو خون آنے لگتا...

ختم ہوجائے تو پیپ آنے لگتی ہے' یہ اس کی اپنی زندگی کی کمائی ہے اور اس پر ننانوے سانپ زہریلے مقرر کردیئے جاتے ہیں اور ایسے سانپ کہ ان میں سے ایک بھی اگر زمین پر پھنکار دے تو پوری زمین کا سبزہ اور روئیدگی ہمیشہ کے لئے ختم ہوجائے' سانپ ہیں' بچھو ہیں' تاریکی ہے' یہ اس قید خانے میں بند کیا گیا ہے' ابھی حوالات میں بند ہے ابھی اس کا حساب و کتاب تو بعد میں ہوگا' یہاں تو معمولی سوال جواب ہوتے ہیں۔

قبر جنت کا باغیچہ یا دوزخ کا گڑھا

اس کے مقابلے میں نیک آدمی کی قبر سبحان اللہ گویا تخت سلیمانی بچھا دیا گیا ہے اس کے لئے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:

القبر روضة من ریاض الجنة او حفرة من حفر النار

ترجمہ "قبر جنت کے باغیچے میں سے ایک باغیچہ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔"

اور یہ باغیچہ بھی اس نے اپنی زندگی میں تیار کیا اور گڑھا بھی خود کھودا تھا۔

تیسرا مرحلہ حشر

یہ دوسرا مرحلہ تھا اس کے بعد آدمی کا حشر ہوگا اس کو قبر سے اٹھایا جائے گا' حالانکہ قبر میں اتنی مدت اس کو گذری ہوگی لیکن جب حشر کا صور پھونکا جائے گا تو قرآن کریم کی سورہ یاسین میں ہے کہ کافر کہیں گے یٰویلنا من بعثنا من مرقدنا ھذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون

ترجمہ: ہائے کس نے ہمیں خواب گاہ سے اٹھادیا؟ کہا جائے گا کہ یہ وہ چیز ہے رحمان نے جس کا تم سے وعدہ کیا تھا اور رسولوں نے سچ کہا تھا۔

حشر کی ہولناکیاں

قیامت کا صور پھونکا جائے گا اور لوگ قبروں سے اٹھیں گے تو اتنی ہولناکیاں درپیش ہوں گی کہ پہلے کے حالات سب بھول جائیں گے' اس قبر کو مرقد کہہ رہے ہوں گے یعنی سونے کی جگہ زمین پوری کی پوری ایک تختہ بنادی جائے گی۔ لاتریٰ فیھا عوجا ولا امتا۔

ترجمہ: نہ کوئی موڑ نظر آئے گا اور نہ کوئی ٹیلہ نظر آئے گا

یہ تیسرا مرحلہ شروع ہوگا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر آدمی اپنے گناہوں کے پسینے میں ڈوبا ہوا ہوگا' سوا نیزے پر سورج ہوگا' تپش ہوگی' پیاس ہوگی' اور پچاس ہزار سال کا ایک دن ہوگا' اور فرمایا کہ کسی کا پسینہ ٹخنے تک' کسی کا گھٹنوں تک' کسی کا کمر تک' کسی کا بغل تک' اور بعض کا پسینہ اس کو لگام دے رہا ہوگا' یعنی ناک تک جارہا ہوگا۔ لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے' پریشان حال ہوں گے' کس کے پاس جائیں؟ کس کے سامنے فریاد کریں؟ اولین اور آخرین سب جمع ہوں گے' ایک دوسرے کے سامنے ہوں گے' یہاں پر چھپ چھپ کر جو عمل کئے تھے وہ سب ظاہر کردیئے جائیں گے اور پھر اس قیامت کے دن کے اتنے مناظر ہیں' اتنے بے شمار منازل ہیں' اتنے بے شمار مراحل ہیں جن کا کوئی حساب ہی نہیں قرآن کریم میں ہے:

یوم یکون الناس کالفراش المبثوث

ترجمہ: جس دن لوگ ہوجائیں گے ایسے جیسے پتنگے ہوتے ہیں

آگ جلاتے ہیں تو پتنگے جمع ہوجاتے ہیں کوئی ادھر جارہا ہے' کوئی ادھر جارہا ہے' آپس میں ٹکراتے ہیں لوگ اس طرح حیران و پریشان ہوں گے' حساب و کتاب کے بغیر پریشان پھر رہے ہیں کہ کہاں جائیں کہاں نہ جائیں؟ کیا کریں اور کیا نہ کریں؟ حدیث شریف میں آتا ہے کہ لوگ حساب و کتاب کی بندش' قیامت کے دن کی ہولناکیوں سے اور انتظار کی شدت سے اتنے تنگ ہوجائیں گے کہ کہیں گے کہ ہمیں دوزخ میں ڈال دیا جائے لیکن اس مصیبت سے نجات مل جائے نعوذ باللہ۔ استغفراللہ۔ دوزخ تو دیکھی نہیں' دوزخ تو ابھی آنے والی ہے' اس لئے قیامت کی شدت سے دوزخ کی تمنا کرتے ہوں گے' علماء لوگوں کو کسی شفیع کے تلاش کرنے کا مشورہ دیں گے۔ بہرحال قیامت کی سختی کے وقت لوگ آپس میں کہیں گے کہ ہم دنیا میں کسی مشکل کے وقت علماء سے فتویٰ پوچھا کرتے تھے' آج بھی علماء سے فتویٰ پوچھیں' چنانچہ علماء سے کہیں گے کہ تم ہمیں دنیا میں فتویٰ دیا کرتے تھے یہاں بھی ہمارا مسئلہ حل کرو' تو علماء کہیں گے ایک وفد لے کر کسی نبی کے پاس جاؤں اور کسی نبی سے کہو کہ شفاعت کریں' تو آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے' نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے' ابراہیم علیہ السلام کے پاس' موسیٰ علیہ السلام کے پاس' عیسیٰ علیہ السلام کے پاس' سارے کے سارے انبیاء کرام جواب دے دیں گے۔

انبیاء کرام علیہم السلام کا شفاعت سے انکار کرنا

حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور ان سے کہیں گے کہ آپ وہ ہستی ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا جن کے سامنے فرشتوں سے سجدہ کروایا' جن کو اپنے اسماء کی تعلیم فرمائی' جن کو اپنی جنت میں ٹھہرایا' اور جن کو تمام اولاد آدم کے جد امجد بنایا' آج آپ کی اولاد پر مشکل وقت آن پڑا ہے خدا کے لئے ہماری سفارش کیجئے' لیکن وہ فرمائیں گے:

ان ربی غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولا یغضب بعدہ مثلہ وانہ نھانی عن الشجرۃ فعصیتہ نفسی' نفسی' نفسی اذھبوا الی غیری اذھبوا الی نوح

ترجمہ: وہ کہیں گے کہ میرا رب آج اتنا غضب

ناک ہے کہ نہ کبھی اس سے پہلے ہوا تھا نہ کبھی بعد میں ہوگا "نفسی نفسی" مجھے تو اپنی جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں اور فرمایا کہ اپنی اس خطاء کو یاد فرمائیں گے کہ میں کیسے اپنے رب کے پاس جاؤں

حضرت آدم علیہ السلام کی طرح حضرت نوح علیہ السلام' حضرت ابراہیم علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام' حضرت عیسیٰ علیہ السلام سارے کے سارے انبیاء کرام علیہم السلام یہی جواب دیں گے' میں اس کا اہل نہیں ہوں جاؤ کسی دوسرے کے پاس جاؤ مسند ابوداؤد طیالسی کی حدیث میں ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو وہ کہیں گے کہ: ولکن ارایتم لو ان متاعاً فی دعاء قد ختم علیہ اکان یوصل الی مافیہ حتی یفض الخاتم؟ فیقول: "لا" فیعقول: فان محمداً صلی اللہ علیہ وسلم قد حضر الیوم وقد غفر اللہ ماتقدم من ذنبہ وماتاخر (مسند ابی داؤد طیالسی ص ۳۵۴)

" بھلے لوگو! تم یہ بتاؤ کہ اگر کوئی سامان ایسے برتن میں ہو جس کو سر کردیا گیا ہو تو جب تک اس سربمہر کو نہ کھولا جائے اندر کی چیز نکال جاسکتی ہے؟ لوگ کہیں گے' نہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ آج خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ یہاں موجود ہیں' ان کے پاس جاؤ' جب تک یہ مہر نہ کھلے گی۔ اس وقت تک کوئی کام نہیں ہوسکتا' آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں جب تک وہ مہر کو نہ کھولیں گے تو اندر کی چیز کیسے نکلے گی؟"

شفیع المذنبین ﷺ کا شفاعت کے لئے کھڑے ہونا

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ یہ سن کر لوگ میرے پاس آئیں گے' اور عرض کریں گے

یا محمد انت رسول اللہ وخاتم الانبیاء وقد غفر اللہ لک ماتقدم من ذنبک وماتاخر الاتری الی مانحن فیہ؟ اشفع لنا الی ربک

ترجمہ "اے محمد! (ﷺ) آپ اللہ کے رسول ہیں' آخری نبی ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے اگلے پچھلے سب معاف کردیئے ہیں' آپ ﷺ دیکھتے ہیں کہ ہم لوگ کس حالت میں ہیں؟ اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت فرمایئے۔"

تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے تو عذر کردیا۔ سب نے دھتکار دیا' اب اگر حضرت خاتم النبیین شفیع المذنبین ﷺ بھی ان پریشان حال لوگوں کی فریاد نہ سنیں' آپ ﷺ بھی ان کو اپنی بارگاہ عالی سے ناکام واپس کردیں' آپ ﷺ بھی عذر کریں تو یہ لوگ آپ کے بعد کس کے پاس جائیں؟ کس کو شفیع لائیں؟ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میں ان کی فریاد سن کر کہوں گا:

انالھا انالھا ترجمہ: جی ہاں! میں اس کے لئے کھڑا ہوتا ہوں۔ میں اس کے لئے حاضر ہوں۔

آنحضرت ﷺ شفاعت کبریٰ فرماتے ہیں

فرماتے ہیں کہ میں باذن الٰہی اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گا' اور جاکر سجدے میں گر جاؤں گا' اور اللہ تعالیٰ مجھ کو سجدے میں چھوڑے رکھیں گے جتنا اللہ کو منظور ہوگا۔ اللہ ہی بہتر جانتے ہیں کہ کتنی دیر سجدے میں گرے رہیں گے پڑے رہیں گے اور ارشاد فرمایا کہ مجھے ایسی محامد اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی ثنائیں اور ایسی تعریفیں القاء کی جائیں گی کہ آج مجھے نہیں یاد ہیں' آج مجھے مستحضر نہیں ہیں اللہ تعالیٰ یہ مضامین اسی وقت مجھے القاء فرمائیں گے' چنانچہ دیر تک سجدے میں پڑے رہنے کے بعد ارشاد ہوگا:

یا محمد ارفع راسک سل تعطہ واشفع تشفع

ترجمہ: یا محمد (ﷺ) سر اٹھاؤ مانگو تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو! تمہاری شفاعت سنی جائے گی' قبول کی جائے گی

فرمایا کہ یہ مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا:

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

(بنی اسرائیل ۷۹)

ترجمہ "امید ہے کہ آپ کا رب آپ ﷺ کو مقام محمود میں جگہ دے گا"

سب کو معلوم ہوجائے گا کہ کائنات میں ایک صرف ایک ہستی ایسی ہے جو اس موقع پر اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوسکتی ہے' باقی کوئی بھی نہیں' یہ ہے وہ مقام محمود جس کا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ سے وعدہ فرمایا ہے اور اس کے بعد اور تفصیل بیان فرمائی میں مزید تفصیل چھوڑتا ہوں کیونکہ وقت زیادہ ہورہا ہے۔

چوتھا مرحلہ' حساب و کتاب

پھر اس کے بعد حساب و کتاب کا مرحلہ آجائے گا' ایک ایک ذرہ کا حساب دینا ہوگا' زندگی کے ایک ایک عمل کا حساب ہوگا' میزان عدل قائم کردی جائے گی اور اعمال کے ڈھیر لالا کر اس پر رکھ دیئے جائیں گے اور یہ میزان ایک ایک عمل کا کھرا کھوٹا بتادے گی' یہ مشین خدائی مشین ہے' جو دل کی نیتوں اور خفیہ ارادوں کا وزن بھی بتائے گی' ایک ذرہ برابر عمل بھی' خواہ نیک ہو یا بد' ایسا نہ ہوگا جو اس ترازو پر نہ لایا جائے' جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا ہے:

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شراً یرہ (الزلزال ۷-۸)

ترجمہ "اور جس کسی نے ذرہ برابر بھلائی کی ہوگی نیک کام کیا ہوگا وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس کسی نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی' برا عمل کیا ہوگا' وہ اس کو بھی دیکھ لے گا"

پانچواں مرحلہ نتائج اعمال دائیں ہاتھ میں یا بائیں ہاتھ میں

اور اس کے بعد صحیفہ نامہ اعمال اڑائے جائیں گے یعنی اڑا کر ہر ایک کے ہاتھ میں پہنچیں گے' کسی کے دائیں ہاتھ میں' کسی کے بائیں ہاتھ میں۔ حدیث شریف میں نامہ اعمال اڑائے جانے کا ذکر آتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص کے نتائج ہوں' جن کو پرچیوں (بطاقہ) کی شکل میں تقسیم کیا جائے گا' اور ہر شخص کا نتیجہ' عمل' بطاقہ' پرچی اڑ کر اس کے داہنے ہاتھ میں یا بائیں ہاتھ میں پہنچے گی۔ دائیں والا کامیاب اور بائیں والا ناکام۔ پس کامیابی و ناکامی کا پتہ تو اسی سے چل جائے گا۔ سورۃ الحاقہ میں ہے۔

فاما من اوتی کتابه بیمینه فیقول هاؤم اقرؤا کتابیه۝ انی ظننت انی ملاق حسابیه ...... واما من اوتی کتبه بشماله فیقول یلیتنی لم اوت کتابیه۝ ولم ادر ما حسابیه یلیتها کانت القاضیة۝ ما اغنی عنی مالیه هلک عنی سلطانیه

ترجمہ "پس جن کا نامہ عمل اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا وہ (خوشی کے مارے آس پاس والوں سے) کہے گا آؤ! میری کتاب (میرا نامہ عمل) پڑھ لو! میرا اعتقاد تھا کہ حساب پیش آنے والا ہے ....اور جس کا نامہ عمل اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا اے کاش! کیا اچھا ہوتا کہ نہ دیا جاتا مجھ کو میرا نامہ عمل میں نہ جانتا کہ کیا ہے میرا حساب' اوہ زندگی ختم ہو جاتی' میرے مال نے کوئی کام نہیں دیا وہ سارا دبدبہ میرا جاتا رہا۔"

وہاں پھنے خان بنا پھرتا تھا' زمین میں اکڑی نہیں لگتی تھی' یہ مرحلہ بھی گذرے گا بہت تفصیلات ہیں بے شمار تفصیلات۔

چھٹا مرحلہ پل صراط سے گذرنا

اس کے بعد حکم ہوگا ہر ایک کو اس کی جگہ لے جاؤ' پل صراط قائم کر دیا جائے گا' زمین جہاں کھڑے ہیں وہاں سے لے کر جنت تک جو آسمانوں سے اوپر ہے ایک سیڑھی لگائی جائے گی' جس کا نام پل صراط ہے' اندازہ کرو کہ اس کی کتنی مسافت ہوگی؟ اس کو عبور کرنا ہوگا' اور لوگ اس کو اپنے اپنے اعمال کے مطابق عبور کریں گے کوئی بجلی کوندنے کی طرح گذرے گا' یعنی ادھر بجلی چمکی اور ادھر جا نکلی یعنی ادھر قدم رکھا ادھر پار ہوگئے' اپنے اپنے نامہ اعمال کے مطابق وہاں رفتار ہوگی' کچھ اللہ کے بندے ایسے ہوں گے جو وہاں رینگ رہے ہوں گے جیسے بچے سرین کے بل رینگتے ہیں' قدموں پر نہیں چل سکتا' جاؤ ایسے لوگ کتنی مدت میں وہ مسافت طے کریں گے؟ جو کچھوے کی طرح چل رہے ہیں اور کچھ کٹ کٹ کر کے نیچے گر رہے ہوں گے۔ یہ ہیں وہ مراحل زندگی جو ہم سب کو پیش آنے والے ہیں میں نے مختصر سا ذکر کیا جو جو مراحل ہمیں درپیش ہیں۔ آپ ﷺ نے ہمیں ایک ایک بات کی خبر دی ہے' ہمیں آگاہ فرمایا ہے کیونکہ فرمایا ہے کہ میں تمہارے لئے باپ کی مثل ہوں' جو اولاد کو تعلیم دیتا ہے' یہ آپ ﷺ کی نہایت شفقت ہے کہ ایک ایک بات کو ذکر فرمایا' ڈرنے کی چیزوں سے امت کو ڈرایا اور خوشخبریاں دیں اچھائی کرنے والوں کو خوشخبریاں دیں' اور برائی کرنے والوں کو ڈرایا تاکہ وہ باز آجائیں۔

آخری منزل جنت آنحضرت ﷺ کی پیروی سے نصیب ہوگی

حق تعالیٰ شانہ ہمیں اپنی زندگی ایسی گذارنے کی توفیق عطا فرمائے کہ جب ہم دنیا سے رخصت ہو رہے ہوں تو اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہوں اور ہم اللہ تعالیٰ سے راضی ہوں یہ ہے اصل مقصود۔ اور پورے دین کا خلاصہ صرف ایک حرف ہے کہ اللہ کی رضا والی زندگی گزارو' اور رضائے الٰہی کی تصویر رسول اللہ ﷺ ہیں' رضائے الٰہی کا نمونہ آنحضرت ﷺ کی ذات عالی ہے' اس لئے میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کو مجسم کر کے حضرت محمد ﷺ کی شکل میں ہمارے پاس بھیج دیا کہ تم ان کے پیچھے پیچھے چلو' انشاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کی رضا نصیب ہوگی اور جس کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی رضا نصیب ہو جائے انشاء اللہ ان کے ساتھ اکرام ہی کا معاملہ ہوگا' ارشاد الٰہی ہے:

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیهم الملائکة الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون۝ نحن اولیائکم فی الحیاة الدنیا وفی الاخرة

ترجمہ "جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے یعنی جو عہد وفا باندھا تھا اللہ تعالیٰ سے اس کا نباہ کے دکھایا تو ان پر فرشتے نازل ہوں گے' یہ پیغام لے کر کہ خوف نہ کرو' کسی قسم کا اندیشہ نہ کرو اور غم نہ کرو' اور تم کو خوشخبری ہو جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ہم تمہارے دوست ہیں دنیا میں بھی رہے اور آخرت میں بھی رہیں گے۔"

ایک ایک قدم پر تمہیں ساتھ لے کر چلیں گے' پرواہ نہ کرو' پریشان ہونے کی ضرورت نہیں' اللہ کے فرشتے قدم قدم پر ان کی رہنمائی کے لئے موجود ہوں گے اور جس طرح کہ بڑے معزز مہمان کو اکرام کے ساتھ بٹھایا جاتا ہے' ان کو بھی بٹھایا جائے گا اور کچھ اللہ کے بندے ایسے ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ کے پاک عرش کے نیچے جگہ عطا فرمائی جائے گی اللہ ہمیں بھی نصیب فرمائیں

دعاء

یا اللہ! ہم سب کو ان تمام مراحل زندگی میں کامیابی عطا فرما' یا اللہ ہر ہر موقع پر اپنے لطف و کرم سے ہماری دستگیری فرما' یا اللہ! ہم سب کو اپنے محبوب ﷺ کے نقش قدم پر چل کر

باقی صفحہ ۲۲ پر

مرزا نے قرآن مجید میں تحریف کی

اللہ رب العزت نے تمام بنی نوع انسان کی ہدایت و رہنمائی کے لئے جہاں نبوت کا سلسلہ خاصہ کائنات محمد رسول اللہ ﷺ پر ختم فرمادیا وہاں آسمانی کتب کے نازل کرنے کا سلسلہ اپنے آخری پیغمبر ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید فرقان حمید پر ختم فرمادیا جو کہ پوری انسانیت کے لئے ہدایت و رحمت اور ضابطہ حیات ہے اور اس کی حفاظت کا ذمہ خود خالق کائنات نے لیا ہے قرآن مجید میں رسول آخرین ﷺ کی حیات طیبہ کی عملی تفسیر اور آپ ﷺ کے ارشادات اس کی تشریح و توضیح ہیں۔ قرآن مجید امام الانبیاء ﷺ کا علمی معجزہ بھی ہے جو آپ ﷺ کی نبوت کی طرح قیامت تک کے لئے آپ ﷺ کی ختم نبوت کی دلیل کے طور پر رہے گا۔ اور قرآنی چیلنج کے مطابق رہتی دنیا تک ساری دنیا مل کر بھی اس جیسا کلام لانے سے عاجز رہے گی۔ عربی مبین میں نازل ہونے والی کتاب کا مقابلہ کرنے کے لئے بڑے بڑے احمقوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن ان سے کچھ نہ بن پڑا۔ یہ عظیم کتاب چودہ سو سترہ برس سے اپنی حقانیت کا لوہا منوا رہی ہے اس میں قیامت تک کے لئے ترمیم‘ تنسیخ‘ تحریف یا تبدیل کی قطعاً گنجائش نہیں۔ قرآن مجید ایک مجرب نسخہ کیمیا ہے‘ ایک نور ہے جس نے مردہ قوموں کے سینوں کو نور ہدایت سے جگمگادیا اور ان کو دنیا کا امام اور ہادی بنادیا۔

جھکادیں گردنیں فرط ادب سے کجکلاہوں نے
زباں پر جب عرب کے ساربان زادوں کا نام آیا

اللہ رب العزت نے اپنے مخلص بندوں کو اس کی خدمت پر مامور فرمادیا حفاظ کی لامحدود تعداد نے اسے اپنے سینوں میں محفوظ کیا‘ قراء نے اس کے الفاظ اور حروف کی صحت ادائیگی پر بے انتہا محنت کی اور علماء عظام نے ضخیم تفاسیر لکھ کر معانی و مطالب کی تشریح و توضیح کی اور اپنی عمریں اس پر صرف کردیں۔ یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ پورے کرہ ارض پر بغیر تحریف و تغیر کے سب سے زیادہ چھپنے والی سب سے زیادہ پڑھی جانے والی

مولانا محمد اشرف کھوکھر

کتاب قرآن مجید ہے۔ **"ذلک الکتاب لاریب فیہ"**

لیکن ایک ابلیس مجسم دہقاں زادہ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ماعلیہ نے اپنے جھوٹے الہام وحی کے بہانے سے قرآن مجید فرقان حمید میں تحریف کرنے کی ناپاک جسارت کی جس پر یہ زمیں یہ فلک یہ ثرایہ ثریا پھٹ پڑیں تو عجب نہ ہوگا۔ ایک قادیانی گنوار مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ماعلیہ ہیں جس کے گستاخ قلم نے کائنات کی ہر حقیقت کو ہر سچ کو بدل ڈالنے کی ناکام کوشش کی اس نے قرآن مجید کی لفظی‘ معنوی اور منصبی تحریف کرکے اپنے آپ پر کلنک کا ٹکا لگوایا‘ آیئے مرزا کی ناپاک جسارت کو ایک نظر دیکھ کر اس پر دو دو حرف بھیجتے ہیں۔ مرزا نے لکھا ہے کہ:

○ **ما انا الا کالقرآن** ترجمہ "قرآن خدا کی کتاب اور میرے (مرزا) کی منہ کی باتیں ہیں"۔ (تذکرہ ص ۶۷۴ طبع چہارم) (مفہوم)

○ "میں قرآن کی غلطیاں نکالنے آیا ہوں جو تفسیروں کی وجہ سے واقع ہوگئی ہیں"۔ (مفہوم)(ازالہ اوہام ص ۲۸۸‘ مندرجہ روحانی خزائن ص ۳۸۲ ج ۳)

○ "قرآن زمین پر سے اٹھ گیا تھا‘ میں قرآن کو آسمان پر سے لایا ہوں"۔ (مفہوم) (ازالہ اوہام ص ۲۹۷‘ مندرجہ روحانی خزائن ص ۴۵۵‘ ۴۵۶ ج ۳)

○ "پھر اقرار کرنا پڑے گا کہ قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں اور قرآن عظیم سخت زبانی کے طریق کو استعمال کررہا ہے"۔ (مفہوم) (ازالہ اوہام ص ۸ حاشیہ مندرجہ روحانی خزائن ص ۱۰۹ ج ۳)

○ "میں خدا کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں‘ اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں"۔ (حقیقت الوحی ص ۲۱۱‘ مندرجہ روحانی خزائن ص ۲۲۰ ج ۲۲)

قارئین محترم! دنیا کے غیر مسلم منکرین بھی قرآن مجید کی حقانیت کا اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکے یہ ایک مستقل باب ہے جس کے لئے سینکڑوں صفحات چاہئیں لیکن ہم نے خوف طوالت کے پیش نظر مرزا قادیانی کی ناپاک جسارت کے چند نمونے مختصراً پیش کئے۔ مرزا نے قرآن مجید لفظی معنوی اور منصبی تحریف کی جو ناکام کوشش کی اس کے چند نمونے ملاحظہ فرمائیں:

☆ تحریف کا مفہوم" : اصل الفاظ کو بدل کر

کچھ اور لکھ دینا"۔ (لغات فیروزی)

☆ تحریف لفظی" : آیات قرآن مجید میں الفاظ کی کمی بیشی"۔ (تحریف معنوی) ترجمہ قرآن کرنے میں اداء ناً اصل معنی مفہوم بدل دینا"۔

☆ تحریف منصبی" : جو آیات محمد رسول ﷺ کی شان میں نازل ہوئیں ان کو اپنے اوپر یا کسی اور پر منطبق کرنا' یا جو آیات مکہ مکرمہ یا بیت اللہ کی شان میں ہوں ان کو کسی اور پر چسپاں کرنا وغیرہ"۔

قرآن مجید میں تحریف کرنا بہت بڑا جرم ہے اور اس کا مرتکب آخرت میں عذاب عظیم کا مستحق کہا گیا ہے ایسے یہودی الفطرت لوگ واضح کفر کے مرتکب ہیں

قرآن مجید کی لفظی تحریف اور مرزا قادیانی

○ اصل آیت قرآن "وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطن فی امنیتہ" (سورۃ حج پ ۱۷ ع ۷ آیت ۵۲)

مرزا قادیانی نے یوں تحریف کی: "وما ارسلنا من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ" الخ (دافع الوساوس' مقدمہ حقیقت اسلام نمبرا ج ۷' ازالہ اوہام ص ۶۲۹)

☆ مرزا قادیانی نے قرآن مجید کی آیت سے من قبلک خارج کردیا کیونکہ اگر من قبلک یہاں رہتا تو دہقان زادے کی انگریزی نبوت کا ٹھکانہ نہ بنتا۔

○ قرآن مجید کی اصل آیت" : وجاھدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللّٰہ○ (سورۃ التوبہ آیت ۴)

☆ مرزا قادیانی نے تحریف یوں کی "ان یجاھدو فی سبیل اللّٰہ باموالھم وانفسھم" (جنگ مقدس ص ۱۹۲ جون ۱۸۹۳ء)

☆ مرزا قادیانی نے "ان یجاھدو باموالھم وانفسھم" اپنی طرف سے داخل کیا اور جاھدو باموالکم وانفسکم" کو خارج کرکے فی سبیل اللہ کو آخر سے اٹھاکر درمیان میں رکھ دیا یہاں مسلمانوں سے خطاب اور جہاد کا حکم تھا مرزا نے مخاطب کے صیغے حذف کرکے جہاد کے حکم کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ مرزا قادیانی نے اپنی دکان تقدس اس لئے تو سجائی تھی کہ "جذبہ جہاد" مسلمانوں کے دلوں سے نکال کر اس کو انگریز کا غلام بنایا جائے چنانچہ ایک دوسری جگہ لکھتا ہے۔

چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال

"کل من علیھا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلل والاکرام○ ("الرحمان پ ۲۷)

☆ مرزا قادیانی کی تحریف کردہ آیت "کل شئی فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام" (ازالہ اوہام ص ۱۳۶)

○ من علیھا غائب شئی زائد اور دو آیتوں کو ایک آیت تحریر کیا

○ قرآن مجید کی اصل آیت "ولقد اتینک سبعا من المثانی والقرآن العظیم○ ("الحجر آیت ۸۷)

تحریف شدہ آیت "اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے انا اتینک سبعا من المثانی والقرآن العظیم○ ("۔براہین احمدیہ ص ۵۵۸)

☆ ولقد غائب انا زائد قرآن مجید میں ان پر زبر ہے اور کتاب میں زیر ہے العظیم کے میم پر زبر ہے اور مرزا کی کتاب میں زیر ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ اشاریہ براہین احمدیہ ص ۳۷ میں اس آیت کو صحیح لکھا گیا اور اندر متن میں پھر تحریف کے ساتھ لکھا گیا۔ کیونکہ الہامی غلطیوں کی درستی مرزائیوں کے بس کا روگ نہ ہوگا۔ نبی کی غلطیاں امتی کیونکر درست کرسکتے ہیں؟

○ قرآن مجید کی اصل آیت "الم یعلموا انہ من یحاد داللہ ورسولہ فان لہ نار جھنم خالدا فیھا ذلک الخزی العظیم ط"

☆ مرزا قادیانی کی تحریف شدہ آیت: قولہ تعالیٰ "الم یعلموا انہ من یحاد داللہ ورسولہ یدخلہ نارا" خالدا" فیھا ذلک الخزی العظیم" (الجز ۱۰ سورۃ التوبہ) (حقیقت الوحی ص ۱۳۰)

مرزا نے "یدخلہ" اپنی طرف سے داخل کیا اور فان لہ وجھنم کو خارج کردیا۔

○ "یاایھا الذین امنو ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا" ویکفر عنکم سیاتکم ویغفرلکم واللہ ذوالفضل العظیم○" (انفال ع ۴)

☆ مرزا کی تحریف کردہ آیت

"یا ایھاالذین امنو ان تتقو اللہ یجعل لکم فرقانا ویکفر عنکم سیاتکم ویجعل لکم نورا" تمشون بہ○ ("دافع الوساوس ص ۱۷۷)

☆ " ویجعل لکم نورا تمشون بہ" مرزا نے داخل کیا "ویغفرلکم واللہ ذوالفضل العظیم" خارج کیا۔

○ قرآن مجید کی اصل آیت "وما ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی الیہ انہ لا الہ الا انا فاعبدون○"

مرزا کی تحریف کردہ آیت:

"وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی ولا محدث الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ فینسخ اللّٰہ مایلقی الشیطان ثم یحکم اللّٰہ آیاتہ" (براہین احمدیہ ص ۳۲۸ شائع کردہ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام' لاہور حصہ چہارم ۱۹۷۰ء)

ناظرین! دیکھئے اصل آیت "من رسول" تک تحریر کی آگے اپنی طرف سے ساری عبارت لگائی اور "محدث" کا لفظ جو سارے قرآن مجید میں نہیں ہے داخل کردیا۔ یہ سارا ڈھونگ مرزا قادیانی نے اپنے

آپ کو محدث و ملہم من اللہ ثابت کرنے کے لئے رچایا۔

معنوی تحریف

مرزا قادیانی کی معنوی ذریت (مرزائیوں) نے بھی قرآن مجید میں معنوی تحریف کی مذموم جسارت کی ہے۔ مرزا بشیر الدین محمود نے قرآن پاک کا ترجمہ و تفسیر کیا ہے جس میں اراداتاً "معنوی تحریف کی ہے۔

○ صحیح ترجمہ" : غیر المغضوب علیھم ولا الضالین" نہ (دکھا) رستہ ان لوگوں کا جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ ان لوگوں کا جو گمراہ ہوگئے۔

مرزائی غلط ترجمہ : مرزائی ترجمہ کے مطابق سورۃ فاتحہ کی آخری آیت کے نصف "غیر المغضوب علیھم ولا الضالین" کا ترجمہ یوں کیا گیا تھا (جن پر نہ تو بعد میں تیرا غضب نازل ہوا ہے اور نہ وہ بعد میں گمراہ ہوگئے ہیں)

○ سورہ بقرہ کی آیت ۵ کا اصل ترجمہ یوں ہے " اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں آپ پر جو نازل ہوا اور جو کچھ آپ سے پہلے نازل ہوا اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں"

مرزائی غلط ترجمہ" : اور جو تجھ پر نازل کیا گیا ہے یا جو تجھ سے پہلے نازل کیا گیا تھا اس پر ایمان لاتے ہیں اور آئندہ ہونے والی موعود باتوں پر بھی یقین رکھتے ہیں"

قارئین محترم ! مرزا قادیانی اور مرزائی امت نے قرآن مجید فرقان حمید کو بدل ڈالنے کی جو ناپاک جسارت کی اس کا مختصر نمونہ آپ کے سامنے پیش کیا ہے حقیقت یہ ہے کہ مرزائیوں نے پورے قرآن مجید میں معنوی تحریف کرنے کی ناکام کوشش کی ہے جو خوف طوالت کے پیش نظر اس مختصر مضمون میں لکھنے سے قاصر ہیں۔

تحریف منصبی

قادیان کے انگریزی نبی مرزا غلام احمد نے وہ آیات جو اللہ رب العزت نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شان میں نازل فرمائیں ان کو اپنے اوپر منطبق کیا ہے نمونہ ملاحظہ فرمائیں" :

یسین انک لمن المرسلین" (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۷) وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین (حقیقۃ الوحی ص ۸۲)

یسین اور رحمۃ للعالمین امام الانبیاء محمد عربی ﷺ کی شان خصوصی ہے جس کو مرزا نے بناوٹی الہام کے ذریعے اپنے اوپر منطبق کرلیا اور یہ الہامی عبارت کہ قادیاں کا نام قرآن میں ہے لکھا کہ "یہ بھی مدت سے الہام ہوچکا ہے کہ " انا انزلناہ قریبا من القادیان" میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے"۔ (ازالہ اوہام ص ۷۵' مندرجہ روحانی خزائن حاشیہ شریف میں ۱۴۰ ج ۳)

اسی طرح مرزا قادیانی نے من گھڑت الہامات کے ذریعے' اپنی ذات اپنے گاؤں' اپنے خاندان کی شان بیان کرنے میں چوری کی ہے' سب تحریف منصبی ہے۔ پہلے ہم مضمون چور' شعر چور سنا کرتے تھے "وحی چور" کبھی سننے میں نہ آیا تھا ! شاعروں' مضمون نگاروں کے حقوق کی نگہداشت اور تحفظ کے لئے قانون موجود ہے۔

کاش ! کہ قرآن مجید کے تحفظ کا قانون بھی ہوتا جس کے تحت ان وحی چوروں کو دنیا میں لگام دی جاتی !! اللہ رب العزت ہم سب کو ان شیاطین کے شر سے محفوظ رکھے جو جنوں میں سے بھی ہیں اور انسانوں میں سے بھی۔ (آمین)

ہزاروں رہزن پھرتے ہیں لباس خضر میں
زندہ رہنا ہو تو پہچان پیدا کر
(علامہ اقبال)

بقیہ : قبر کی تاریکی

اپنی رضا والی زندگی گذارنے کی توفیق عطا فرما' یا اللہ ! دنیا و آخرت میں ہماری تمام مہمات کی کفایت فرما' یا اللہ ہمارے ضعف اور کمزوریوں پر رحم فرما کر ہر جگہ ہماری مدد فرما' یا اللہ ! اپنا اور اپنے حبیب پاک ﷺ کا صحیح تعلق اور سچی محبت ہمیں نصیب فرما' یا اللہ ! دنیا و آخرت میں اپنے محبوب و مقبول بندوں کی معیت ہمیں نصیب فرما' یا اللہ ! ہماری تمام غلطیوں اور گناہوں کو معاف فرماکر ہمیں اپنی پاک بارگاہ میں حاضری کے لئے پاک فرمادے۔ آمین یارب العالمین

بقیہ : آگہی کی راتیں

گیا۔ میں نے اپنا بیگ لیا اور رہنے کے لئے ایک جگہ تلاش کرلی۔ دل اس خیال سے مسلا جارہا تھا کہ گھر والے چھوٹ گئے مگر جلد ہی سکون سے معمور ہوگیا کہ میں نے اپنے رب کو پالیا تھا۔

والد کے علاوہ خاندان کے تمام افراد نے مجھ سے منہ پھیر لیا۔ صرف انہوں نے کہا کہ میں آزادی سے اپنا راستہ منتخب کرسکتی ہوں وہ اب بھی مجھ پر شفیق تھے اور اس مشکل وقت میں اخلاقی و جذباتی لحاظ سے دلجوئی کرتے رہے۔ وہ مسلمان تو شاید ہی ہوں مگر انہوں نے مجھے یقین دلایا کہ میں بدستور ان کی بیٹی اور باپ کی حیثیت سے وہ مجھے اب بھی چاہتے ہیں۔

تب سے میں الگ رہ رہی ہوں اور زندگی کے ہر دن کے لئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں جس نے مجھے سب سے قیمتی چیز ایمان و قرآن سے نوازا ہے اس نے اس وقت رحمت کے دروازے مجھ پر وا کئے جب میرے گھر والوں نے مجھ پر اپنے دروازے بند کردیئے تھے۔ میری دعا ہے کہ ایمان کی یہ روشنی ان سب لوگوں تک پہنچے جو اب بھی ان تاریکیوں میں بھٹک رہے ہیں جن میں کبھی میں بھی ان کی ہم سفر تھی۔

(بشکریہ ماہنامہ "دعوۃ" اسلام آباد)

اخبارِ ختمِ نبوّت

مولانا خدا بخش شجاع آبادی مرکزی مبلغ ختم نبوت کا وادی سون سیکسر کا ۸ روزہ تبلیغی دورہ

رپورٹ (حافظ محمد حیات انگوہ) گزشتہ ہفتہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا خدا بخش شجاع آبادی مدرسہ ختم نبوت جابہ سون سیکسر تشریف لائے ایک ہفتہ کے تبلیغی دورہ میں تلہ گنگ، جابہ، نوشہرہ، انگہ، کوڈ ہلی، اوچھالی، کھوڑا، سوڈھی میں مختلف اجتماعات سے خطاب کیا مولانا خدا بخش صاحب نے مسئلہ ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام، سیرت النبی ﷺ اور قادیانیوں اور دوسری بے دین لابیوں کی سازشوں سے عوام کو خبردار کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر پاکستان میں توہین رسالت، کے قانون پر عمل درآمد ہوتا تو ملک کے اندر کسی بے دین کو اہانت رسول اللہ ﷺ کی جرات نہ ہوتی۔ مولانا نے اپنے بیان میں صدر پاکستان فاروق احمد خان لغاری صاحب سے پرزور مطالبہ کیا کہ اہانت رسول اللہ ﷺ کرنے والے زندیق کو شریعت کے مطابق سزا دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ توہین رسالت، ایسا جرم ہے کہ اسلام میں اس شخص کے لئے کوئی معافی نہیں۔ انہوں نے کہا اگر صدر صاحب اپنے مخالفین کو راستہ سے ہٹا سکتے ہیں تو ختم نبوت کے باغیوں اور توہین رسالت، کرنے والے بدبختوں کو اسلامی سزا کیوں نہیں دے سکتے؟

مولانا نے قادیانیوں کی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا انہوں نے کہا ختم نبوت کی حفاظت کے لئے مسلمان بریلوی، دیوبندی، اہل حدیث سب متحد ہو کر قادیانیوں کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ساتھ دیں۔

سرگودھا میں توہین رسالت ماب ﷺ کے خلاف احتجاجی جلوس اور علماء کا خطاب

(نمائندہ خصوصی) ۷ نومبر بروز اتوار بعد نماز عصر توہین رسالت ماب ﷺ اور شعائر اسلام کے مسلسل واقعات رونما ہونے کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اراکین و شبان ختم نبوت سرگودھا کی طرف سے ایک عظیم الشان جلوس جامع مسجد بلاک نمبرا سے نکالا گیا جس کی قیادت حضرت مولانا اکرم طوفانی، مفتی عبدالعزیز، مولانا شیخ الحدیث محمد رمضان، احمد علی ندیم، مولانا مسعود الغنی، نے کی جلوس میں تقریباً" پانچ سو کے قریب آدمیوں نے شرکت کی۔ مولانا اکرم طوفانی نے جلوس کے اختتام پر خطاب کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ کنور ادریس کو سندھ کی نگراں کابینہ سے فوراً" علیحدہ کردیا جائے کنور ادریس ایک مشہور اور خناس قادیانی ہے جس کو مسلمان کبھی برداشت نہیں کریں گے انہوں نے کہا قادیانیوں کو ایک خاص تکنیک سے اوپر لے آنے کی کوششیں کی جارہی ہیں جو ایک مسلمان ملک میں کامیاب ہونے نہیں دی جائیں گی۔

مولانا طوفانی نے کہا کہ توہین رسالت ماب ﷺ کے تسلسل کے ساتھ جو واقعات ہورہے ہیں۔ وہ حکومت، اپوزیشن تمام مذہبی سیاسی جماعتوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک مہینے میں مسلسل ۳ واقعات ہوئے۔ پہلے عارف والہ میں توہین رسالت کا ارتکاب کیا گیا، پھر احمد بشیر نامی نے لاہور میں انبیاء کی توہین کی پھر سیالکوٹ میں یہی کھیل کھیلا گیا اور اسلام آباد کے واقعے نے تو مسلمانوں کے دل ہلا کر رکھ دیئے ہیں۔ انہوں نے کہا ان تمام واقعات پر حکومت، عدلیہ اور فوج خاموش تماشائی بنی رہیں۔ انہوں نے کہا کیا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی لاوارث نہیں ہے۔ اگر حکومتی اداروں نے ازخود نوٹس نہ لیا تو پھر مسلمان یہ کام خود اپنے ہاتھوں سے کرلیں گے مسلمان جان پر کھیل جائیں گے لیکن انبیاء کرام کی توہین کرنے والے کو خود ہی کیفر کردار تک پہنچائیں گے باقی علماء نے بھی خطاب کیا اور جلوس دعا کے بعد اختتام پذیر ہوا۔

جناب ریاض الحق صاحب کو صدمہ

دفتر ختم نبوت کے پرانے رفیق ریاض الحق صاحب کے صاحبزادے محمد اعجاز الحق کا ڈھائی سال کی عمر میں انتقال ہوگیا ہے۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون۔**

جملہ رفقائے ختم نبوت اور قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے' اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے والدین کے لئے مغفرت کا ذریعہ بنائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (ادارہ)

قسط نمبر ۲

شمع تو ہم نے دیکھا نہ پروانہ کیا

ابوالحسن منظور احمد شاہ آسی، مانسہرہ

انہیں نہ ہندو اکثریت روک سکے گی اور نہ تعزیرات ہند کی کوئی دفعہ اس مرحلے پر جج نے مداخلت کی ہاتھ کے اشارے سے مجھے روکا اور پہلو بدلتے بولا "کیا فاضل جیورسٹ اپنی بحث فرقہ وارانہ منافرت کو نہیں ابھار رہے ہیں؟" حضور والا! میں نے جج کو مخاطب کرتے ہوئے جواب دیا۔ منافرت کا مخرج اور سرچشمہ جہاں ہے دراصل وہیں سے نفرت کے جذبات ابھر رہے ہیں۔ میں تو مقتول نتھو رام کی کتاب "تاریخ اسلام" کے ابھارے ہوئے جذبہ منافرت کے عوامل و نتائج پر تقریر کر رہا تھا۔ میں پھر عرض کرتا ہوں اس ضمن میں مسلمانوں کے اعصاب توازن برقرار رکھنے سے قاصر ہیں اس لئے وہ نہ تعزیرات ہند سے گھبرائے گا نہ پھانسی کے پھندے سے ڈرے گا حتی کہ چین سے مراکش تک پھیلے ہوئے مسلمانوں کا بچہ بچہ اس فتنے کا سر کچلنے کے لئے میدان عمل میں آجائے گا۔ میں چاہتا ہوں ایسی صورت میں سے دوچار ہونے والے مسلمانوں کا سوچ سمجھ کر اٹھایا ہوا قدم بھی فوری اشتعال کی تعریف میں آنا چاہئے۔ اس مرحلے پر میں نے قرآن مجید کو ذرا بلند کرتے ہوئے کہا۔

"حضور والا! جو کچھ میں نے کیا ہے اس قانون کی رو سے اپنا فرض سمجھ کر کیا ہے جس کے ساتھ چودہ سو برس سے میں نے پیمان باندھ رکھا ہے۔ اور جن خطوط پر پشت ہا ئے پشت سے مرا ترتیبی ماحول تشکیل ہوتا چلا آرہا ہے۔ میں نے اپنی دانست میں قانون کو نہیں، انصاف کو اپنے ہاتھ میں لیا ہے میرے اس اقدام پر شدید اور فوری غیظ کی عمل فرمائی تو ضرور ہے مگر قاتل کے سے جذبے کا کوئی شائبہ دور دور تک نہیں ہے۔ پھر سب سے زیادہ معصوم جذبہ اس عہد کی پاسداری ہے جس پر میرے ایمان کی بنیاد ہے اور یہی چیز مجھے بے قصور اور سزا سے بری قرار دے سکتی ہے۔"

جج میری تقریر پر بہت جز بز ہوا شاید یہ منطقی بحث اس کے مزاج کے لئے قابل قبول نہ تھی مگر میرے پاس بھی اپنے دفاع کو مستحکم کرنے کے لئے کوئی اور دلیل نہ تھی۔ اس نے "عہد کی پاسداری" کے الفاظ دہرائے اور بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ "تم اپنے فہم و تدبر اور سطح سے نیچے کی بات کر رہے ہو تمہارے جیسے فاضل مقنن سے اس کی توقع نہ تھی"۔ مجھے وکیل کی جبلت کے برعکس تاؤ آگیا۔ پینترا بدلا اور کہا۔ حضور والا! یوں سمجھ لیجئے کچھ اس قسم کے عہد کی پاسداری نہ کرنے پر ۴ اگست ۱۹۱۴ء ہمارے شہنشاہ جارج پنجم نے ایک چھوٹے سے ملک کے خلاف اعلان جنگ کر دیا تھا عظیم برطانیہ کو اس جنگ میں سب سے بڑے رکن کی صورت میں شامل ہونا پڑا ایک چھوٹے سے عہد کی خلاف ورزی کی صورت میں وہ خونریزی ہوئی کہ لاکھوں بچے یتیم ہوگئے لاکھوں عورتوں کے سہاگ لٹ گئے اور دنیا کا جغرافیہ کچھ سے کچھ ہوگیا۔ میں نے جس عہد کا ذکر کیا ہے اس میں آج پچاس کروڑ مسلمان جکڑے ہوئے ہیں جو کسی قانونی دفعہ پھانسی کے پھندے یا تلوار کے گھاؤ کے ڈر سے اس عہد سے روگردانی نہیں کرسکتے۔ لہٰذا جہاں تک "ناموس محمد مصطفیٰ ﷺ" کا سوال ہے مسلمانوں کا رو نگٹا رو نگٹا عبدالقیوم ہے بس میری عرض ہے کہ ایک ایسے معصوم انسان کو جو دینی اور تربیتی طور پر بلائنڈ فیتھ (Blind Faith) کی رسی میں جکڑا ہوا ہے جو ایک ان پڑھ دیہاتی نوجوان ہے اور اپنی افتاد طبع کے مطابق فوری کے تحت اس فعل کا مرتکب ہوا جس کو آج بھی وہ اپنا فرض عین سمجھ رہا ہے اسے کسی سزا کا مستوجب نہیں ہونا چاہئے۔ اور اگر عدالت یہ سمجھتی ہے کہ وہ اپنی حدود سے تجاوز کرگیا ہے تو اسے تھوڑی بہت قید بامشقت سے زیادہ کی سزا نہیں دی جانی چاہئے۔ آپ کی عدالت جنسی رقابت اور بدعملی کے سلسلے میں مالک کو ہلاک کرنے والے مزارع کے لئے چار چھ سال کی سزا کافی سمجھتی تو عبدالقیوم کے معاملے میں کیوں نرمی سے کام نہیں لے سکتی۔ عدالت نے بحث سننے کے بعد اسی دن فیصلے کی تاریخ کا اعلان کردیا۔ مقدمہ تاریخ پر دفتری اوقات شروع ہونے سے پہلے ہندو اور مسلمانوں کا ہجوم عدالت کے باہر جمع ہوگیا۔ کراچی کے علاوہ حیدرآباد، ٹھٹھہ، نوابشاہ، بہاولپور اور پنجاب تک سے لوگ کشاں کشاں آئے تھے۔ نظم و نسق کے لئے پولیس کی بھاری تعداد موجود تھی۔ مشہور ہندو لیڈر، وکیل اور صحافی آئے ہوئے تھے مسلم اصحاب کو خفیہ ذرائع سے معلوم ہوگیا تھا کہ جیوری کی اکثریت سزائے موت کے بجائے حبس دوام کے حق میں ہے وہ اسی کو غنیمت جان کر قدرے مطمئن تھے کہ میں وکیلوں کی صف میں ایک کرسی پر بیٹھا یہ سب نقشہ دیکھ رہا تھا۔ اضطراب اور بے چینی کی کیفیت طاری تھی۔۔۔ اچانک ڈائس پر جج نمودار ہوا۔ میرا دل دھک دھک کرنے لگا میں نے قبل ازیں قتل کے کئی مقدمات کی پیروی کی تھی

جن میں بعض کو پھانسی ہوئی بعض رہا ہوئے مگر دل کی یہ کیفیت پہلے کبھی نہ تھی۔ تقریباً" دو منٹ موت کی سی خاموشی طاری رہی۔ پھر جج کے اشارے پر پیش کار نے چپڑاسی سے کہا کہ ملزم حاضر کیا جائے۔ غازی بیڑیاں پہنے سر اٹھائے سنگین بردار محافظوں کے حلقے میں عدالت کے کٹہرے میں آکھڑا ہوا۔ پھر ایک مہیب سناٹا چھا گیا۔ جج نے ایک فائل الٹ پلٹ کر دیکھی اور ریڈر سے کچھ سرگوشی کی اس نے ایک کاغذ کی طرف اشارہ کیا جج نے وہی کاغذ اٹھایا اور دھیمی آواز میں پڑھ کر سنایا۔

"عبدالقیوم تمہیں موت کی سزا دی جاتی ہے۔" غازی عبدالقیوم کے منہ سے ذرا تھرتھرائی ہوئی آواز میں بے ساختہ نکلا۔ الحمدللہ! پھر سنبھلا اور تن کر کھڑا ہوگیا۔ دیکھنے والوں کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا قد ایک فٹ اونچا ہوگیا۔ آنکھوں میں عجیب سی چمک ابھر آئی' جس میں بے پایاں مسرت ملی ہوئی تھی اس کے لب ہلے حاضرین نے سنا وہ کہہ رہا تھا۔ "جج صاحب! میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے اس سزا کا مستحق سمجھا یہ ایک جان کیا چیز ہے میرے پاس لاکھوں جانیں ہوتیں تو وہ بھی ایک ایک کرکے اسی طرح اپنے آقا حضرت محمد ﷺ پر قربان کردیتا اللہ اکبر!"

یہ نعرہ اس زور سے گونجا کہ اس کی گونج کمرہ عدالت' گیلری' برآمدے' اور باہر والوں نے بھی سنی وہ سمجھے غازی عبدالقیوم بری ہوگیا۔۔ آگے کا المیہ بڑا ہی دردناک اور سنگین ہے۔ غازی صاحب تو حکم سن کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے جیل کو چلا گیا اور مجھے حکومت نے پروفیشنل مس کنڈکٹ (Profesional Mis-Conduct) کا نوٹس دے دیا۔ جس میں حدود سے قانون متجاوز ہو کر بحث کرنے کا الزام تھا۔ میں نے دوسری عدالت میں اس الزام کو غلط اور بے بنیاد ثابت کرکے پہلی عدالت کی جہالت پر مہر ثبت کی۔ چند روز بعد میں نے مولوی ثناء اللہ صاحب' اور مولانا عبدالعزیز پر مشتمل وفد اپنے استاد علامہ اقبال" کی خدمت میں بھیجا کہ سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کرانے کے لئے وائسرائے تک سفارش پہنچائیں جب وفد علامہ صاحب" کے پاس پہنچا تمام باتیں سنائیں۔ چند ثانیے سوچنے کے بعد علامہ اقبال" نے کہا "کیوں؟ کیا عبدالقیوم کمزور پڑ گیا ہے؟" جواب دیا گیا کہ "نہیں" پھر علامہ اقبال نے تغیر خود ان الفاظ میں بیان فرمائی۔"۔

نظر اللہ پہ رکھتا ہے مسلمان غیور
موت کیا شئے ہے؟ فقط عالم معنی کا سفر
ان شہیدوں کی دیت اہل کلیسا سے نہ مانگ
قدروقیمت میں ہے خون جن کا حرم سے بڑھ کر
آہ! اے مرد مسلمان تجھے کیا یاد نہیں
حرف لا تدع مع اللہ الٰہا آخر

چنانچہ علامہ اقبال صاحب" نے سفارش سے انکار فرمادیا مسلمانوں نے غازی عبدالقیوم کو بچانے کے لئے ایک درخواست گورنر بمبئی کے نام رحم کی عرض داشت بھیج دی۔ اس کا جواب ملا "درخواست زیر غور ہے" "وہ پہنچنے تک آپ کو نتیجے سے مطلع کردیا جائے گا۔ گورنر کا جواب ملے تیسرا روز تھا کہ صبح کے وقت میں نے اپنے دفتر میں سنا کہ رات کو عبدالقیوم کو پھانسی دے دی گئی۔ میں مولانا عبدالعزیز کو لے کر جیل پہنچا۔ تو پرائیویٹ سے پتہ چلا کہ صبح اذان کے وقت غازی کے لواحقین کو ان کی جائے قیام پر جگا کر بتایا گیا۔ کہ "عبدالقیوم کو پھانسی دے دی گئی ہے لاش کو پولیس سرکاری گاڑی میں رکھ کر میوہ شاہ قبرستان لے گئی ہے جنازہ تیار ہے منہ دیکھنا ہے تو جلد چلو"۔ ہم لوگ جیل سے قبرستان پہنچے تو معلوم ہوا کہ میت قبر میں اتاری جاچکی تھی کہ مسلمانوں کا جم غفیر وہاں پہنچ گیا اور اس نے مٹی نہ ڈالنے دی تھی۔ ایک جوشیلا کارکن قلندر خان قبر میں کود گیا اور میت کو لحد سے نکالا چارپائی کفن وغیرہ کا بندوبست پہلے سے ہوچکا تھا فوراً" لاش کو کفنایا اور جنازہ لے کر روانہ ہوگئے۔ یہ خبر آگ کی طرح پورے شہر میں پھیل گئی۔ کراچی مسلم اکثریت کا شہر تھا اور صبح کا وقت دیکھتے ہی دیکھتے دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے باوجود دس ہزار مسلمان جمع ہوگئے' ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے فوراً" فوج طلب کرلی۔

ہم اس عرصہ میں راستہ کاٹ کر چاکیواڑہ کے قریب ایک تنگ گلی سے گذر کر جنازہ کے قریب پہنچ گئے بے پناہ ہجوم تھا۔ کندھا دینے والوں میں قلندر خان خاصا نمایاں نظر آرہا تھا۔ اچانک ہجوم کا ریلا آیا۔ اور پھر برابر والی پتلی گلی سے "تڑ تڑ" کی آواز گونجی نظر اٹھا کر آگے کا جائزہ لیا۔ تو قلندر خان کے بدن سے خون کا فوارہ اچھلتے دیکھا۔ اس کے باوجود وہ لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ جنازے کو کندھا دیئے جارہا تھا۔ چند منٹ بعد وہ زخموں سے نڈھال ہو کر گر پڑا۔ اتنے میں پھر گولیوں کی بوچھاڑ آئی۔ ہم لوگ بھاگ کر موٹر کوائی اور موٹر میں بیٹھ کر راہ فرار اختیار کی۔ نہتے اور پرامن جلوس پر گوروں نے بے تحاشا فائرنگ کی' سیکڑوں مسلمان شہید' ہزاروں مجروح ہوگئے۔ اندھا دھند فائرنگ کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ مکانوں اور جھونپڑوں میں بیٹھے ہوئے بچے' بوڑھے' عورتیں بھی اس کا نشانہ بن گئیں۔

حالات قدرے پرسکون ہوئے تو میں مولانا عبدالخالق' مولانا عبدالعزیز اور حاتم علوی زخمیوں کی عیادت کے لئے ہسپتال گئے۔ ہسپتال کے اردگرد پولیس کی بھاری نفری اور کچھ فوج بھی موجود تھی ہم کسی نہ کسی طرح شہیدوں اور زخمیوں تک پہنچنے میں کامیاب ہوگئے۔ جہاں تک میری یادداشت کا تعلق ہے۔ میں نے ایک سو چھ لاشیں گنیں۔ اور بعد میں ان کی تعداد ایک سو بیس ہوگئی۔ سسکتے' کراہتے اور چیختے ہوئے زخمی الگ بڑی تعداد ایسے زخمیوں کی تھی جن کے ہاتھ

پاؤں کی ہڈیوں کے ٹکڑے اڑ گئے تھے حادثہ اتنا مہیب تھا کہ بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ملتے۔ پھر صبح کے وقت جب جوانوں' عورتوں بچوں اور بوڑھوں کے ہاتھ پاؤں سے بھری ہوئی ایک ویگن سول ہسپتال سے نکلی۔ تو میری بے اختیار چیخ نکل گئی بلکہ کئی دن تک حواس بجانہ ہوئے۔ خواب و خور حرام ہوگیا۔ بے شمار لاشیں ان کے وارثوں نے پولیس میں رپٹ دیئے بغیر چپکے سے دفن کردیں۔ اتفاق سے ان دنوں دہلی میں مرکزی اسمبلی کا اجلاس ہورہا تھا۔ ہم نے وائسرائے کے نام ایک تار دیا۔ ساتھ ہی ایک قاصد بذریعہ ریل قائد اعظم کے پاس روانہ کیا کراچی میں ہم نے مسلم ریلیف کمیٹی قائم کی جس کی امداد کے لئے دہلی' لاہور دونوں نے چندے دیئے۔ ادھر قائد اعظم نے اسمبلی میں آواز بلند کی پھر تو ہماری آواز برٹش پارلیمنٹ کے ایوانوں میں گونجی سرونسٹن چرچل تک نے اظہار تاسف کیا۔

شمع رسالت کے پروانے کی ایمان پرور داستان تاریخ عالم میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ثبت ہوگئی۔ غازی عبدالقیوم ناموس پیغمبرﷺ پر قربان ہوگئے انہیں مرتبہ شہادت نصیب ہوا۔ آپ کی موت نے مسلمانوں میں حضورﷺ پر کٹ مرنے کا بے پناہ جذبہ پیدا کردیا۔ اور آمدہ قوم میں زندگی کے آثار پیدا ہوگئے۔ "فرحمہ اللہ"

●●

بقیہ اداریہ

گا اور کوشش کی جائے گی کہ اس میں مولانا فضل الرحمان' مولانا سمیع الحق' مولانا شاہ احمد نورانی' قاضی حسین احمد کو بلایا جائے اور وہ جلسہ سے خطاب کریں گے۔ اس مظاہرے میں اگلے پروگرام کا اعلان کیا جائے گا۔ تمام جماعتوں کی بھرپور تائید سے مظاہرہ کی تیاری شروع کردی گئی ہے یہ تو تفصیلات تھیں کنور ادریس کی برطرفی کے سلسلے میں اب تک اس شمارہ وقت کی۔ اب حکومت کا جائزہ لیتے ہیں۔ کنور ادریس کو وزیر بنانا ہی ہماری غلطی تھی۔ کنور ادریس سب سے پہلے مجسٹریٹ تھا' پھر ڈی سی' پھر کمشنر اور ہوم سیکریٹری کے عہدے پر رہا۔ چیف سیکریٹری کے عہدے پر جب اس کو فائز کیا گیا تو مسلمانوں نے سخت احتجاج کیا جس پر اس کو فارغ کردیا گیا۔ اس کے بعد سے یہ شخص گمنامی میں زندگی گذار رہا تھا کہ نگراں حکومت قائم ہوئی اور اس کو وزیر بنادیا گیا۔ اپنے زمانے میں یہ کتنا ماہر تھا اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کے دور میں ہمیشہ کراچی میں فسادات ہوئے مرحوم ضیاء الحق کے دور میں اس نے صحافیوں پر جو مظالم کئے پریس کلب کے جلسے اس کے گواہ ہیں اور اخبارات میں اس کی خبریں چھپ چکی ہیں۔ ظلم کے ذریعے حالات کو قابو پانا اس ظالم شخص کا نظریہ ہے اس بناء پر اگر نگراں حکومت نے ظلم کرنے کے لئے' کراچی کو سنبھالتے ہوئے اس کو وزیر بنایا ہے تو یہ اس کی بھول ہے۔ انشاء اللہ مسلمان اب کسی صورت میں اس کا ظلم برداشت نہیں کریں گے' ہماری اطلاع کے مطابق ممتاز بھٹو نے اس فیصلہ کو اپنی انا کا مسئلہ بنالیا ہے اور کسی جگہ کہا ہے کہ اگر کنور ادریس سے استعفیٰ لیا گیا تو وہ کابینہ سمیت مستعفی ہوں گے اگر یہ بات سچ ہے تو ہم واضح کردینا چاہتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ ممتاز بھٹو کا انجام بہت ہی بھیانک اور دردناک ہوگا۔ دنیا میں ہی ذلت اس کا مقدر بن جائے گی۔ جام صادق کا انجام ابھی تک ممتاز بھٹو نہیں بھولیں گے ظلم کا انجام بہت خراب ہوتا ہے۔ ممتاز بھٹو صاحب! نبی اکرمﷺ کی ذات کے مقابلے میں کروڑوں افراد کو قربان کیا جاسکتا ہے۔ حضورﷺ کی عظمت پر کروڑوں "انا" قربان کی جاسکتی ہیں۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں دس ہزار افراد نے جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ صرف اور صرف نبی اکرمﷺ کی عظمت و تقدس کے لئے۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں پورے پاکستان میں جاں نثاران ختم نبوت گولیوں کے سامنے سینہ تان کر کھڑے ہوگئے صرف اور صرف نبی اکرمﷺ کی ذات اقدس کے لئے تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء مارشل لاء دور میں ہزاروں جاں نثاران ختم نبوت پولیس اور فوج کا گھیراؤ کرکے ایوان صدر کی طرف رواں دواں ہوگئے صرف اور صرف عقیدہ ختم نبوت کے جذبے سے اللہ تعالیٰ کے فضل کرم سے تحریک ۱۹۵۳ء میں قادیانیوں کا پاکستان کو احمدی اسٹیٹ بنانے کا خواب چکناچور ہوگیا۔ ۱۹۷۴ء میں رب کائنات نے مسلمانوں کی قربانی قبول فرمائی اور قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پائے ۱۹۸۴ء میں صدر ضیاء الحق مرحوم کو امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کرنا پڑا اور اس کی وجہ سے مرزا طاہر کو پاکستان سے بھاگ کر اپنا مرکز لندن منتقل کرنا پڑا آج کنور ادریس اگر چاہتے ہیں کہ ۱۹۹۶ء کے ذریعے نہ صرف اس کو برطرف کرایا جائے بلکہ تمام کلیدی اسامیوں سے قادیانی کو برطرف کرایا جائے تو انشاء اللہ مسلمانوں کے لئے یہ کوئی مشکل مسئلہ نہیں' رب کائنات مسلمانوں کا نگہبان ہے اور اسی کے بل بوتے پر مسلمان میدان عمل میں اترتے ہیں اور ان کا ایک ہی نعرہ ہوتا ہے اسلام کی سربلندی یا جان کا نذرانہ کیونکہ مسلمانوں کے لئے دونوں صورتوں میں کامیابی ہے اسلام کی سربلندی ہوجائے تو یہ مقصود ہے اور اگر جان کا نذرانہ قبول ہوجائے تو شہادت کے ذریعے ابدی زندگی کی نوید ہے "بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے" مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے اپنا کام شروع کردیا ہے اب دنیا پر واضح کردینا چاہتے ہیں کہ حضورﷺ کی عظمت پر کوئی سودابازی نہیں ہوگی وزیر اعلیٰ اور گورنر چاہتے ہیں کہ دنیا اور آخرت میں ان کے لئے سرخروئی ہو تو ان کے لئے راستہ کھلا ہے ایک کنور ادریس کی ذات کے لئے اسلام' پاکستان' آئین امن و امان حضورﷺ کی ذات اقدس کو داؤ پر لگانا عقل و دانش کی بات نہیں وزیر اعلیٰ انا کا بت توڑ دیں حضورﷺ کی عزت کے لئے اپنے مفادات کو بھول جائیں دنیا و آخرت میں عظمت مسلمانوں میں مقبولیت ورنہ دنیا و آخرت میں تباہی ان کا مقدر رہے گی گورنر صاحب آئینی کردار ادا کرکے قادیانی وزیر کو برطرف کردیں تو بہادروں اور جرات مندوں میں ان کا شمار ہوگا اور مسلمانوں میں ان کا وقار بحال ہوگا ورنہ حضورﷺ کے باغیوں میں اپنا نام شامل کرنا چاہیں تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے افسوس کرسکتے ہیں۔ مجلس عمل کا تو عبادت کا سفر شروع ہوگیا کس کس کو قبولیت حاصل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اخلاص کو دیکھ رہے ہیں انشاء اللہ کنور ادریس برطرف ہوکر رہے گا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ۶ نئی مطبوعات

مکمل سیٹ منگوانے پر خصوصی رعایت

تحریکِ ختمِ نبوت ۱۹۷۴ء جلد سوم

۷۰۰ صفحات

تالیف: مولانا اللہ وسایا صاحب

- ۲۹ رمئی ۱۹۷۴ء آغاز تحریک سے ۷ رستمبر ۱۹۷۴ء اختتام
- تحریک لمحہ بلمحہ کی مکمل تحقیقی رپورٹ
- سانحہ ربوہ کی وجہ سے ملک گیر تحریک کی ہر شہر و قصبہ کی رپورٹیں
- اہم شخصیات کے انٹرویوز
- اخبارات و جرائد کی تمام خبریں، اداریے، رپورٹیں
- تاریخی اشتہارات، نظمیں
- کتاب کا مکمل اشاریہ

کمپیوٹر کتابت، عمدہ طباعت، سفید کاغذ، چار رنگا سرورق مجلد قیمت ۲۰۰/-

قومی تاریخی دستاویز (اردو)

قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی مکمل کارروائی

مرزا ناصر و صدرالدین۔ قادیانی و لاہوری دونوں گروہوں کے مرزائی سربراہوں پر ۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی میں ۱۳ دن جرح ہوئی جس کی مکمل تفصیل (سوالاً جواباً) اس میں شامل ہیں اس تحریر کو پڑھنے سے آپ کو محسوس ہوگا کہ براہ راست قومی اسمبلی کی کارروائی دیکھ رہے ہیں۔

کمپیوٹر کتابت، عمدہ طباعت، سفید کاغذ، مجلد، چار رنگا ٹائیٹل لیمینیشن، صفحات ۳۰۰ سے زائد قیمت ۱۵۰/- روپے

قادیانی عقائد کا انسائیکلوپیڈیا

قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ

جدید ایڈیشن

از: پروفیسر محمد الیاس برنی۔ ایم اے، ایل ایل بی

کمپیوٹر کتابت پہلی بار۔ نئے حوالہ جات۔ اغلاط سے مبرا، سفید کاغذ، بہترین طباعت، مضبوط و عمدہ جلد۔ چار رنگا ٹائیٹل۔ ایک تاریخی علمی دستاویز جس میں قادیانی تحریک کے عقائد و عزائم، مکمل تاریخ، قادیانیوں مذہبی و سیاسی قلابازیوں کی مکمل تفصیلات جس نے قادیانی تحریک کے چہرے سے پردہ چاک کر دیا۔ صفحات ۱۱۶۴

قیمت ۳۰۰/- روپے

احتساب قادیانیت

ازقلم: مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر

حضرت مناظر اسلام کے ردِ قادیانیت پر تمام رسائل کا مجموعہ

جدید حوالہ جات کا اضافہ۔ نئی کمپیوٹر کتابت

بہترین کاغذ۔ عمدہ طباعت۔ مضبوط جلد۔ رنگین ٹائیٹل۔

صفحات ۳۰۰ قیمت ۱۰۰/- روپے

مرزا قادیانی کی مستند سوانح حیات

رئیسِ قادیان

مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری کے قلم سے

پہلی بار کمپیوٹر کتابت سے آراستہ و پیراستہ۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا خاندان اور مرزاجی کی پیدائش سے وفات تک اچھوتی و عمدہ تاریخی حقائق پر مشتمل مکمل سوانح۔ مرزاجی کے قول و عمل سے مزین علمی و تاریخی دستاویز۔ عمدہ کاغذ بہترین طباعت، مضبوط جلد۔ چار رنگا ٹائیٹل، صفحات ۶۷۶

قیمت ۱۵۰/- روپے

تحفہٗ قادیانیت (جلد دوم)

کاغذ و طباعت مثالی۔ بہترین کمپیوٹر کتابت

تالیف

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

یہ جلد حضرت مصنف مدظلہ کے ۹ مقالات کا مجموعہ ہے۔ تاریخی، مذہبی، سیاسی مباحث پر مشتمل عمدہ علمی دستاویز ہے۔ درج ذیل عنوانات پر مقالات ہیں:

- دارالعلوم دیوبند اور مسئلہ ختم نبوت
- مسئلہ ختم نبوت اور مولانا نانوتوی
- معرکہ قادیان و لاہور
- ظلی نبوت کا تارِ عنکبوت
- پیام اقبال اور فتنہ قادیانیت
- مرزا طاہر کے جرمنی کے چیلنج کا جواب
- ربوہ سے تل ابیب تک
- ربوہ سے تل ابیب تک کے جواب کا جواب الجواب
- مرزا قادیانی کے وجوہ ارتداد و سپریم کورٹ جنوبی افریقہ میں تحریری بیان

فتنہ قادیانیت کو سمجھنے کے لئے بہترین کتاب۔

مضبوط جلد۔ چار رنگا ٹائیٹل۔ صفحات ۴۰۰ سے زائد قیمت ۱۵۰/-

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

• مکمل سیٹ پر چالیس فیصد رعایت
• وی پی نہ ہوگی و پوری رقم کا پیشگی آنا ضروری ہے

REGD. NO. SS-160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

۱۰ تا ۲۸ شعبان المعظم ۱۴۱۷ھ

بمطابق ۲۲ دسمبر ۹۶ء تا ۹ جنوری ۱۹۹۷ء

سالانہ رد قادیانیت و رد عیسائیت کورس

بمقام: مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی صدیق آباد (ربوہ)

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب

حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب اوکاڑوی

حضرت مولانا بشیر احمد صاحب الحسینی

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب

حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب

حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب مسعود

حضرت مولانا خدا بخش صاحب شجاع آبادی

حضرت صاحبزادہ طارق محمود صاحب

حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب شجاع آبادی

جناب اشتیاق احمد صاحب

جناب محمد متین خالد صاحب (ایم اے ایل ایل بی)

حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب

حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی صاحب

حضرت مولانا حفیظ الرحمن صاحب

کورس میں شرکت کے لئے دینیات، ایف اے اور میٹرک یا اس اوپر کی تعلیمی قابلیت کا ہونا ضروری ہے۔ کورس میں علمائے کرام، طلباء، دانشور تمام مکتبہ فکر سے وابستہ حضرات شرکت کر سکتے ہیں۔ شرکاء کو کاغذ، قلم، رہائش، خوراک عالمی مجلس کی منتخب مطبوعات کا سیٹ اور ڈیڑھ صد روپیہ وظیفہ دیا جائے گا۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے۔ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا۔ پوزیشن حاصل کرنے والوں کو کتب اور نقد انعام دیا جائے گا۔ کامیاب شرکاء کو اسناد دی جائیں گی۔

جناب طاہر رزاق صاحب ایم اے، لاہور

اور دیگر ماہرین فن لیکچر دیں گے

وفاق کا امتحان ہوتے ہی جو طلباء آجائیں گے ان کو رہائش، خوراک کی سہولت دی جائے گی۔ البتہ تعلیم ۱۰ شعبان کو شروع ہوگی۔ آج سے ہی تمام ہی خواہان مجلس دینی تعلیم کے دلدادہ اور اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کوشش شروع فرمائیں اور ذیل کے پتہ پر درخواستیں بھجوائیں۔

درخواستیں سادہ کاغذ پر

نام ______ ولدیت ______

مکمل پتہ ڈاک ______

تعلیم ______ پیشہ و دیگر کوائف لکھ کر ارسال کریں

درخواستوں کے بھیجنے کا پتہ:

(حضرت مولانا) عزیز الرحمن جالندھری ناظم اعلیٰ مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ، ملتان، پاکستان فون 514122